تسخیر ہمزاد

المعروف پراثر جادو

مسمریزم کے اول سے آخیر تک عجیب وغریب طریقہ، طرح طرح کے چٹکلے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے۔



مکمل

تسخیرِ ہمزاد

المعروف

پُراثر جادو

جس میں

مسمریزم کے اوّل سے آخر تک عجیب و غریب طریقے اور طرح طرح کے چٹکلے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے۔

دیباچہ

میں نہایت ادب کیساتھ پبلک میں یہ ناچیز ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ جو میری دماغ سوزی اور محنت کے تجربات کا نتیجہ ہے۔ امید ہے کہ پبلک سے خلعت سرفرازی و سرفرازی پاکر دنیا کو فیض بخشی ہوگا۔ میں نے اس کتاب میں مسمریزم کے متعلق جسقدر راز تھے۔ سب ناظرین پر ظاہر کردیے ہیں۔ کوئی بات ایسی پوشیدہ نہیں رکھی ہے۔ جس سے سیکھنے والا اپنی محنت تکمیل کو نہ پہنچا سکے۔ اس کتاب کے ذریعہ بغیر استاد کی مدد کے ہر ایک شخص علم مسمریزم کا کامل استاد بن سکتا ہے۔ مگر اس سب کام کیواسطے محنت اور تجربہ نہایت ضروری ہے۔ آپ مذکورہ ذیل عملیات سے کسی کو پوری ہدایت کیمطابق عمل کریں۔ ممکن نہیں کہ وہ پورا نہ اترے۔ بخوف طوالت میں اس مضمون کو طوالت دینا نہیں چاہتا ہوں۔ صرف اسقدر عرض کردینا کافی سمجھتا ہوں کہ آپ خود امتحان کرکے میرے قول کی تصدیق کرلیں۔ سچ اور جھوٹ کا حال خود بخود معلوم ہوسکتا ہے۔ ابھی میں نے بہت کچھ علم مسمریزم کے متعلق لکھنا ہے۔ جو اس کتاب میں پورا نہیں ہوسکتا۔ لہذا بشرط حیات کسی وقت دوسری کتاب کی صورت میں پبلک کی خدمت میں اپنی طبیعت کیموافق چیز پیش کرونگا۔ مگر اس کام کیواسطے وقت اور فرصت کی ضرورت ہے۔

یہ کتاب مسمی بہ تسخیر ہمزاد المعروف بہ راز [illegible] جناب [illegible] کی فرمایش پر میں نے تیار کی ہے۔ اس کتاب میں جو جو باتیں اور عملیات علاجات درج ہیں۔ شاید مسمریزم کی دیگر کتب میں آپکو مشکل سے ملیں گے۔ یہ کتاب علم مسمریزم کا ست یا اس کا عطر کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے لکھنے میں ہر ایک زبان کی علم مسمریزم کی کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ اور باقی اپنا تجربہ ہے۔ ناظرین اس کے مطالعہ سے نہایت محظوظ ہونگے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے۔ [illegible]

[illegible]

اگر علم مسمریزم کے متعلق زیادہ کچھ آپکو دریافت کرنا ہو تو احقر سے اس پتہ سے دریافت کرسکتے ہیں۔ [illegible] اس کتاب کا حق تصنیف [illegible] کو دیا گیا ہے۔ میرا اب اس کتاب سے کوئی تعلق سوائے مصنف کے نہیں رہا ہے۔ حکیم صاحب کو اس کے تمام حقوق حاصل ہیں۔ فقط [illegible] شیخ محمد [illegible]

بندہ [illegible] احمد [illegible] دہلوی۔

پہلا بیان

آغاز کتاب

پہلا باب

پیارے ناظرین آپکی آگاہی کیلئے ہم ان پوشیدہ رازوں کا انکشاف کرنے لگے ہیں جو عرصہ دراز سے علم سینہ بسینہ چلتے آرہے ہیں۔ یہ وہ علم ہے۔ جو اپنے عزیز و اقارب اور بعض وقت بیٹے تک کو بھی نہیں بتاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ علم مسمریزم کے عامل شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں۔ بلکہ قریب قریب ناپید ہیں۔ اسی وجہ سے بعض پرانے لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ مسمریزم دراصل کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف شیطانی وسوسہ ہے۔ اور اگر ہے تو شیطانی امداد سے خالی نہیں ہے بعض آدمیوں کو اس کے وجود ہی میں شک ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مسمریزم کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ صرف بناوٹی نام ہے۔ جو لوگوں نے پیسے کمانے کی غرض سے جاری کیا ہے۔ جہانتک غور کیا جائے۔ وہ لوگ بھی معذور ہیں۔ کیونکہ وہ جس شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ اسکے سوا انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ جس شہر میں پیدا ہوئے۔ اسی میں مر گئے۔ نہ سیاحی کی نہ دنیا دیکھی۔ انکے خیال میں خدا کی خدائی اسی شہر تک محدود ہے۔ جسمیں وہ پیدا ہوئے اور مر گئے۔ اگر وہ لوگ دنیا کو پھر کر اور دراز ملکوں کی سیر کرتے۔ دنیا کو دیکھتے قسم قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا۔ امریکہ لنڈن۔ فرانس۔ جرمن۔ روس۔ عرب۔ مصر۔ وغیرہ پھرتے۔ تو ان کو معلوم ہوتا۔ کہ خدا کی خلقت صرف لاہور یا اور کسی شہر تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ دنیا بہت وسیع ہے۔ اور اس میں رہنے والے کس کس علم کے عامل ہیں۔ اور کیا کیا حیرت انگیز کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علم مسمریزم سقہ سائنس میں داخل ہے۔ گو پانچ سال دس سال قبل سائنٹسٹ، دنیا میں کہیں کہیں ایسے اشخاص بھی موجود تھے۔ جو بالکل ہی مسمریزم کے وجود سے منکر تھے۔ مگر فی زمانہ نئی روشنی کے آفتاب نے ترقی کے ... پر چمک کر اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ جس چیز کو پرانے آدمی ناممکن خیال کرتے تھے۔ وہ اور اس ... ممکن نہ تھی۔ بلکہ وہ ان کو میسر نہ آسکی۔ جسے انہوں نے اپنی کوشش سے پایا۔ [illegible] کوشش اور [illegible] سے

فی زمانہ حاصل کی گئی۔ اور لوگوں کو بتلادیا گیا۔ کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے جو کسی چیز کی کوشش کو تھک کر چھوڑ دینا ہی ناممکن ہے۔ ورنہ کوئی چیز ایسی نہیں جسکو تلاش کیا جائے اور محنت کرنے سے حاصل نہ ہو۔ لیکن فی زمانہ روشنی اور تحقیقات کے زمانہ میں معاملہ دگرگوں ہے۔ اس علم نے ایسی ترقی کی ہے۔ کہ سوا علم یورپ اور امریکہ میں کوئی شخص بھی ایسا موجود نہیں۔ جو آپنے آپکو ذرا بھی عالم اور سائنٹسٹ سمجھے۔ اور مسمریزم اور اسکی طاقتوں سے انکار کرتے۔ اگلے زمانے میں جب اس علم کی کتابیں موجود نہ تھیں۔ اور اگر تھیں۔ تو اسقدر گراں کہ ہر شخص انکو خرید نہ سکتا تھا۔ اسوقت علم مسمریزم علم سینہ کہا جاتا تھا۔ جو مخصوص خاندانوں میں عالموں کے سینہ بسینہ چلا آتا تھا۔ اور جو شخص اس علم کا عامل ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس علم کو چھپاتا تھا۔ اور نہایت پوشیدہ رکھتا تھا۔ کہ مرتے وقت اسکو اپنے ساتھ قبر میں لے جاتا تھا۔ اپنے عزیزوں تک کو نہ بتاتا تھا۔ لیکن آجکل معاملہ برعکس ہے۔ یعنی جو شخص تلاش کرتا ہے۔ وہ پاتا ہے۔ اور بہت تھوڑے زمانہ میں عامل کامل بن جاتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے حاصل کر لیتا ہے۔ اور سیکھ لینے کے بعد بھی اسی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ آجکل کوئی عذر ایسا پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو اس علم کے حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کر سکے۔

پیارے ناظرین میرا ہرگز یہ ارادہ نہیں۔ کہ کسی سے بحث یا مباحثہ کروں یا دشمن سے جھگڑا کروں یا کسی پر اعتراض کروں یا خود کو عالم اور دوسرے کو جاہل خیال کروں۔ نہیں بلکہ میں خود نہیں جانتا۔ پھر دوسرے پر کیوں اعتراض کروں۔ میں خود سراپا عیوب سے بھرا ہوں۔ پھر دوسرے سے بہتر نہیں ہوں۔ پھر دوسرے پر کیا اعتراض کر سکتا ہوں۔ بلکہ میں تو یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے سب اچھے ہیں۔ تکبر بڑائی اور عیب ہے۔ وہ اپنی ذات میں سب معترضوں کو جواب دینا اور دشمنوں سے جھگڑا کرنا یہ کام اس شخص کا ہے۔ جو محض بیکار ہو۔ مجھ جیسے آدمی عدیم الفرصت کے لئے یہ کام بہت مشکل ہے۔ اور پھر معترضین کی حسد سے زیادہ مخوش ہو جاتا ہے۔ اگر کسی وقت مجھ کو اتنی فرصت مل گئی۔ تو ضرور ان لوگوں کے اعتراض کا جواب دیا جائیگا۔ ورنہ اس وقت تو بقول شاعر کے کہ

جواب جاہلاں باشد خاموشی

[illegible] صاحبان کو اس علم کی ہستی اور وجود میں شک ہو وہ صاحبان [illegible] ہو سکتی ہے اس وقت

میرا منشا فضول بحث میں وقت ضائع کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ میں اس علم کی خوبیاں اور اسکی حیرت انگیز طاقت اور کرشمے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور متلاشیان علم مسمریزم کو سکھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ لوگ اس کی صحت بخش قوتوں کو حاصل کر کے دنیا کو فیض پہنچائیں۔ جو دلی نیک نیتی۔ اور مجھکو بھی ثواب کا حصہ پہنچائیں۔

میرا ارادہ ہے۔ کہ اس علم کے سیکھنے والوں کیواسطے جہاں تک ممکن ہو۔ وہ قواعد اور طریقہ تحریر کردوں۔ جو سہل سے سہل اور سلیس سے آسان ہوں۔ کیونکہ مجھکو یہ بھی خیال ہے۔ کہ بیہودہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔ کیونکہ مضمون کے طویل ہو جانے سے اصل مطلب میں رکاوٹ پیدا ہو جانیکا ڈر ہے۔ فی الحال تمہید کو ختم کر لینا چاہیئے۔ کہ جو قواعد اسکی مشق کیلئے لکھے ہیں۔ وہ درست اور صحیح ہیں۔ یا نہیں جب وہ عمل کریگا۔ تو خود ہی عملی ثبوت پا جائیگا جس سے اسکا اتمام تک خود بخود رفع ہو جائیگا۔ میرے خیال میں لفظی ثبوت کے مقابلہ میں عملی ثبوت زیادہ تسکین بخش ہوتا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے سے میرا منشا صرف یہ ہے۔ کہ لوگ اسکو حاصل کر کے غریب بیکس۔ محتاجوں اور دردمندوں کی تکلیف دور کریں۔ نیک خیال۔ صاحب مصیبت زدوں کو مصیبت سے نجات دیں۔ اپنی قوت اور کوشش سے ان کے درد اور دکھ کو دور کریں یہ علم مسمریزم صحت بخش اور سب تو ہی اس مذہب میں سے کچھ دور ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں سے ہم کو امید رکھنی چاہیئے۔ ہم کو متعصبوں اور ہٹ دھرموں سے الجھنے اور جھگڑا کرنے کی نہ تو ضرورت ہے۔ اور نہ فرصت ہے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ان کا دل گناہوں کی سیاہی سے گھیرا ہوا ہے۔ ویسی حالتیں اگر ہم انکو الیقین دلانے کو مردہ کو بھی زندہ کردیں۔ تو بھی انکو کبھی یقین نہ آئیگا۔ یہ لوگ وہ ہیں۔ جنہوں نے جناب رسالت مآب کی رسالت کا اقرار نہ کیا۔ اور خبروں کو یاد دلا رشیدوں کے نام سے تشہیر کیا۔ مگر خفی رسالت سے منکر ہو گئے۔ وہ لوگ ہمارے کیونکر دوست ہو سکتے ہیں۔ ان کے دلوں کی سیاہی ان کو راہ راست نہیں اختیار کرنے دیتی۔ ایسے لوگوں کو ہم ان سائنٹیفک کتابیں جو دیتے ہیں۔ جو ناموری اور شہرت حاصل کرنیکے لیئے مرتب ہیں۔ دکھاتے ہیں جیسا آتا ہے کہ ہم اتنا خون جگر پی کر ان کو تیار رکھتے ہیں۔ اس رکاوٹ کے دور کرنے کی خاطر ہمارے ناظرین ہماری محنت کی داد دیتے۔ اور اس علم کو حاصل کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہم نے اصلی منشا ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور بہتر ہے اور نیک نیت سے وہ سب اظہار کر دیتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے ... ہم ... علم ... قدیمی علم ہے۔ اگر آپ

پرانی کتابیں دیکھیں گے۔ تو آپ کو ہمارے کلام کی تصدیق بہت جلد ہو جائیگی۔ صوفی انبا پرشاد صاحب اپنی کتاب زندہ کرامات میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس علم کو مسمر نے ایجاد کیا ہے شاید ایسا ہی ہو۔ مگر یہ علم بہت قدامت سے علم سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ ہاں یہ بالکل درست ہے گذشتہ ایام اس علم کو مسٹر میسمر اسی محقق نے رائج کیا۔ اور ادراک قبروں کے حیرت انگیز کرشمے دکھا کر لوگوں کو تصویر حیرت بنا دیا۔ مگر اس سے پیشتر بھی لوگوں نے ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز کرشمے دکھائے ہیں۔ [illegible] کے ذریعہ تسخیر [illegible] آفریقی پالی [illegible] کریں آگے بیان کرونگا۔

شبیہ مسٹر مسمر



اصل علم مسمریزم سپیڈر پول مغیث عمر کو دو بارہ رائج کرنیوالے

اسکے بعد شہر نیو یارک کے مسٹر جے [illegible] نے ۱۸۵۰ء میں ملک آئرلینڈ میں تجربات دکھائے۔ جنکا نام مسٹر ڈگریٹ ریکس تھا۔ انہوں نے بھی نہایت حیرت انگیز کرشمے دکھائے تھے یہی کشش اور قوت کے دکھائے گئے تھے۔ اور پبلک سے بے شمار تحسین اور آفرین پائے تھے۔ یہی وہ شخص ہے کہ بلا کسی ذاتی فائدے کے ہزاروں لاعلاج مریضوں کا مسمریزم کے ذریعہ علاج کر کے ان کو صحتیاب کیا یہی وہ شخص ہے۔ جس نے تمام یورپ میں [illegible] لاعلاج مریضوں کو تلاش کر کے انکا علاج کیا۔ [illegible] تمام ممالک میں [illegible] حیرت ہوا۔ سب نیک شخص نے [illegible] کسی مریض [illegible] اس سے اسکو اپنی شہرت [illegible]

مقصود تھا۔

چنانچہ تمام درے کے لاٹ پادری خود تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ کہ مجسٹریٹ موصوف نے بڑے بڑے مہلک امراض کو بہت تھوڑے عرصہ میں آرام کر دیا ہے۔ بہرے اور گونگے دم کے دم میں بالکل تندرست ہو گئے۔ جیسے کبھی شکایت ہی نہ تھی۔ شدید سے شدید درد کو لمحہ بھر میں کھینچ لیا۔ یہ تمام کام صرف اپنی قوت ارادی اور پاسوں PASSES کے ذریعہ سے کئے تھے۔

لندن کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے بھی خوب تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں مفصل طور پر مجسٹریٹ موصوف کے تجربات کی کیفیت لکھی۔ اس کمیٹی کے الفاظ یہ ہیں کہ مسٹر ڈگریٹ ریگس کے جسم میں یہ ایسی تاثیر پنہاں ہے۔ جس کے ذریعہ سے امراض کو فائدہ پہنچتا ہے۔ مگر یہ الفاظ ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار شخص کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ جو ناتجربہ کاری کی دلیل ہے۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگر چاہیں۔ تو اس تحقیقات کو روز اول یعنی ظہور دنیا تک ثبوت دے سکتے ہیں۔ کیونکہ جو کتاب آپ اٹھا کر دیکھیں گے۔ ایسی اس علم کا پتہ ضرور دیگا۔ خاص کر مذہب ہنود کے متعلق جو کتابیں ہیں۔ اس میں بہت زیادہ جگہ آپ کو ایسی ملیگی۔ جس میں جا بجا اسی کا ذکر کیا گیا ہو۔ سب سے پہلے آپ یونانی کتب اٹھا کر دیکھیں گے۔ تو آپ کو مذہبی کتابوں میں انسان کے ہاتھ کی صحت بخش تاثیر کا جگہ جگہ تذکرہ ملیگا۔ جبکہ سوسن جو حضرت مسیح روح اللہ سے ۰۰۰ ہ سو برس پہلے گذرا ہے۔ اور اپنے وقت کا نہایت عالم فاضل اور حکیم حاذق تھا۔ وہ ایک مقام پر لکھتا ہے۔ کہ اکثر امراض ایسے ہوتے ہیں۔ جو سخت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان امراض کو صرف دوا سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ اکثر اوقات اس کے واسطے کشش پنہائیت مفید ثابت ہوتی ہے۔ الغرض اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ زمانہ سابق میں بھی نیند پیدا کرنے کیلئے ایک پاس یعنی خواب مسمریزم لوگوں کی اصطلاح میں مستعمل تھی۔ اس کے علاوہ اور کاموں کے لئے بھی پاس ہاتھ کا جسم پر یا اس کے قریب پھیرنا متصور ہے۔ مثلاً یعنی چھوٹی پارڈرہل یعنی پھیٹے یعنی افقی اور بلیک اور اس کے علاوہ بہت سی قسمیں ہیں جن کا ذکر اسے مکمل کر دیا جائے گا۔ جو ہمزاد کتاب میں آپ کی نظر سے گذرے گی۔

مسمریزم کی وجہ تسمیہ اور کس زمانے میں ایجاد ہوا

علم مسمریزم ایک ایسا علم ہے۔ جس کا سلسلہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تب سے برابر اس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئیے۔ کہ خدا نے پیدائشی وجہ پر یہ قوت ہر ایک ذی روح میں عطا فرمائی ہے۔ لیکن بڑے بڑے بزرگوں اور عابدوں زاہدوں۔ اولیاؤں کو خداوند کریم کی طرف سے عطا ہوتی رہی ہے۔ گو یہ قوت ہر ایک میں موجود ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا حیوان بلکہ نباتات تک میں بھی یہ قوت موجود ہے۔ اور جمادات میں بھی اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس قوت کا جاننے والا اور اس سے کام لینے والا شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔ اور اگر کوئی شخص جانتا بھی تھا۔ تو وہ اس علم کو اس طرح پوشیدہ رکھتا تھا۔ کہ اس کے جگر گوشہ لڑکے تک بھی اس راز سے واقف نہ ہوتے تھے سب سے قبل خداوند کریم نے یہ علم فقیروں اور تارک الدنیا لوگوں۔ بزرگوں اور عبادت گذار عابدوں کو عطا فرمایا۔ جس کے ساتھ ان کو یہ حکم دیا گیا۔ کہ بلا امتیاز مذہب ہر ایک مخلوق کو فیض پہنچاؤ۔ چنانچہ وہ بزرگ دار دنیا کو فیض پہنچاتے رہے۔ چونکہ یہ علم مخفی تھا۔ اس لئے عام شخص اس سے ناواقف رہے۔ ہندو دھرم میں اس علم کا اظہار شاستروں میں کیا گیا اور اس کے موجد مہاتما پاتنجلی جی تھے۔ جنہوں نے یوگ شاستر بنایا۔ اور یوگ شاستر کھٹ شاستروں میں سے ہے۔ جیسے وید کا انگ ہے۔ جس کو پڑھ کر بڑے مہاتما شری کرشن چندر جیسے یوگی اور دیگر رشی منی پڑھ کر اس پر عمل کر کے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ خود بھی نجات حاصل کی۔ اور لوگوں کو بھی نجات حاصل کرنے کا راستہ بتایا۔ اس کے بعد مسمر نامی انگریز نے جس کا ذکر مفصل طور پر آگے باب میں اور دیباچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس علم کو اپنے نام سے لوگوں پر ظاہر کیا۔ یعنی روز سے اس علم کا نام اس عالم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام علم مسمریزم مشہور ہوا۔ مسمر نے اس علم کو ہندوؤں اور مہاتماؤں سے حاصل کیا۔ اس کے بعد اس نے طریقہ پر اس علم کو آراستہ کر کے اس کا نام علم مسمریزم رکھا چنانچہ آج تک مغربی تاریخ میں یہ علم مسمریزم کے نام سے مرقوم ہے۔ مگر دراصل یہ علم وہی قدیمی علم ہے۔ جو مسلمانوں میں کشف روحانی کہتے ہیں۔ یہ وہی علم ہے۔ جو آج دنیا میں نئے طریقہ اور نئے نام سے علم مسمریزم مشہور ہو گیا [illegible]

چاہتا ہے۔ اسی طرح مسمر نے اس علم کو نئے لباس سے آراستہ کر کے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ مسمریزم مشہور کیا۔

یوں تو اردو میں علم مسمریزم کی بہت سی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ مگر ہم زور کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ پروفیسر مسٹر ریاض صاحب کی تالیف کے آگے کل کتابیں ردی ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ سوائے مسٹر ریاض کی کتابوں کے اور جسقدر کتابیں نظر سے گذری ہیں۔ سب میں کوئی نہ کوئی نقص موجود ہے۔ مکمل کوئی کتاب نہیں ہے۔ البتہ مسٹر ریاض صاحب کی کتاب میں یہ نقص نہیں ہے۔ اگر کسی کتاب میں طریقہ مہمل ہے۔ تو کسی میں عبارت فضول ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی نقص موجود ہے۔ مگر پروفیسر مسٹر ریاض صاحب کی کتاب ان تمام عیبوں سے پاک ہے جسکو ایک بچہ بھی سمجھکر اس پر عمل کر کے عامل بن سکتا ہے۔ اور یہی کتاب اور علم کی خوبی ہے۔ کہ ہر ایک کی سمجھ میں آجائے۔ اور عمل کرنے سے درست ثابت ہو۔ مسٹر ریاض صاحب کی ایک کتاب بھی آپ کو ایسی ملیگی۔ جس میں کوئی نقص بتایا جاسکے۔ جس کے عمل کرنے سے انسان بہت بڑا عامل بنکر وہ کرشمے دکھا سکتا ہے۔ جو تمام دنیا کو حیرت میں ڈالدے۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ آپ خود کتاب ملاحظہ فرما کر ہمارے کلام کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ع۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ المشتہر وکیم ام گنخو۔

مسمریزم اور اقسام پاس کا مختصر بیان

چونکہ علم مسمریزم میں لفظ پاس کا ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس سے ناظرین کو واقفیت پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس خیال کو مد نظر رکھکر ہم مختلف قسم کے پاسوں کا بیان کرنا ضروری اور لابدی خیال کرتے ہیں۔

(۱) چھوٹے پاس۔ وہ پاس جو جسم کے کسی حصہ پر کیا جائے۔ خواہ اوپر یا نیچے کیا جائے اور جلدی جلدی کیا جائے۔ ان پاسوں کو علم مسمریزم کی اصطلاح میں جو خاص طور پر عاملوں میں رائج ہے۔ مقامی پاس کہتے ہیں۔ جب کبھی اس قسم کے پاسوں کو کسی خاص قسم کے درد وغیرہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تو ہر پاس کے لینے کیلئے لازم ہے۔ کہ اپنے ہاتھ کو جھٹک دے۔ یعنی [illegible] کہ عامل کے ہاتھ کو وہ مرض لگ جاتا ہے۔ اگر ہاتھ کو جھٹک نہ دے [illegible] کیونکہ مرض عامل کو لگ [illegible] فرض کر دیکھ [illegible]

کو بچھو نے ڈنک مارا ہے۔ تو اس مقام سے جہاں بچھو نے ڈنک مارا ہے۔ شروع کر کے انگلیوں کے سرے تک لانا چاہیئے۔ اور ہر مرتبہ الٹی پاس کرنے کے بعد عامل کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ کو جھٹک دے۔ خواہ دور ہو یا پاس۔ ہاتھ جسم سے مس ہو یا نہ ہو مگر ہاتھ کا جھٹک دینا لازمی ہے۔ اس صورت میں درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو وہی سوزش جو چڑھنے والے کو ہے۔ عامل کو لگ جاتی ہے۔ اور وہ شخص تندرست ہو جاتا ہے۔ اور عامل اسکی مصیبت میں گرفتار ہو کر تکلیف پاتا ہے۔ دوسری ہدایت یہ ہے۔ کہ جس وقت تم عمل شروع کرو۔ اس سے پیشتر اسباب کا اندازہ لگا لو۔ کہ زہر نے کس جگہ تک اپنا اثر کیا ہے۔ جہاں تک تمہاری عقل تمکو زہر کا اثر ہونا ثابت کرے۔ اسے بھی کسیقدر آگے کر کے باندھ دو۔ اسکے بعد اپنا عمل شروع کرو۔ بند باندھنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ زہر اور آگے اثر نہ کرے۔ اسی حد تک رہے۔ ورنہ تم اسجگہ سے ہٹا دو۔ اور درد آگے کو ہٹ کر چلا جائے۔ جس صورت میں بند باندھ دیا جائے۔ پھر درد آگے نہ بڑھ سکیگا۔ اور جھاڑنے سے جاتا رہیگا۔ یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ ایسے درد کو دور کرنیکے لیے مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنے کی چنداں ضرورت لاحق نہیں ہے۔ البتہ اگر جسم کے حصے پر عمل جراحی کرنا مقصود ہو۔ تو مبتدی کو مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنا لازمی ہوگا۔

جس وقت مریض پر خوب اچھی طرح خواب طاری ہو جائے۔ اور تم اپنا اطمینان کر لوگے۔ ہاں اب مریض اچھی طرح غافل ہے۔ اس وقت عمل جراحی کرنا لازم ہے۔ اگر کچھ شک و شبہ ہو۔ تو تاوقتیکہ وہ شبہ کامل یقین سے نہ بدل جائے۔ اس وقت عمل جراحی شروع کرنا لازم نہیں ہے۔

جس وقت خواب مریض پر اچھی طرح طاری ہو جائے۔ تو اس وقت اس حصہ جسم پر چند مرتبہ چھوٹے چھوٹے پاس اور وہ بھی جلدی جلدی کرنے لازمی ہیں۔ مگر اس موقعہ پر ہاتھ کو بجائے جھٹکا دینے کے ایک پانی کے پیالہ میں ڈالتے جائیے۔ کیونکہ جھٹکا دینے سے مریض پر اثر نہ ہوگا۔ پیالہ ایک چینی کا گرم پانی سے بھر کر پاس رکھ لے۔ جس وقت پاس کرے۔ تو ہاتھ کو پانی پر پھیرتا جائے جس سے خاص تحفظ رہیگا۔ اور وہ پانی اس اثر کو جذب کریگا۔ جب تم پاس کرو گے۔ تو مریض پر خواب طاری ہوگا۔ اور وہ سو جائیگا۔ اس کے بعد تم اس حصہ پر پاس کرو جس پر تمہیں عمل جراحی کرنا مقصود ہے۔ جب پاس کر چکو۔ اور اطمینان کر لو۔ کہ اب مریض بالکل غافل ہے۔ اس وقت عمل جراحی کرو۔ وہ حصہ [illegible] بالکل بیکار ہو جائیگا۔ جس سے مریض کو قطعی تکلیف نہ [illegible] ہوگی۔ مشاق شخص کو ضرورت نہیں۔ وہ فوراً اور جہاں [illegible] کر سکتے ہیں۔ [illegible]

آیا مریض بے حس ہے یا نہیں۔ اگر مریض تیز حس ہے۔ تو صرف چند پاس کافی ہو سکتے ہیں جس سے عضو بے حس ہو سکتا ہے۔ جس پر عمل کرنا مقصود ہے۔ ورنہ اگر مریض طاقتور ہوگا تو زیادہ پاس کی ضرورت لاحق ہوگی۔ اسکا اطمینان دیکھنے پر موقوف ہے۔ عامل کو لازم ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھکر پاس کرے۔ جسقدر پاس کی ضرورت ہو یا جتنے پاس میں مریض بیہوش ہو سکے۔ اتنے پاس کرلے۔ اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) **طویل پاس**:- لمبی پاس یعنی جو سر تا پا جو بیٹھے ہوئے معمول پر کئے جاتے ہیں۔ وہ طویل پاس کہلاتے ہیں۔ اور جو پلنگ پر لٹا کر کئے جاتے ہیں۔ انکو افقی یا دراز پاس کہتے ہیں۔ اکثر لوگ مقناطیسی پاس بھی کہتے ہیں۔ ان کے ذریعہ معمول و مریض پر خواب مقناطیسی طاری اور وہ بھی گہرا کیا جاتا ہے۔ ایسے پاس بہت اثر رکھتے ہیں۔ ایسے پاس سلب یا جذب امراض کے لئے ہی کئے جاتے ہیں۔ اس میں ہاتھ کو جسم سے مس نہیں ہونے دینا چاہئے ہمیشہ ہاتھ جسم مریض سے علیحدہ رکھا جائے۔

(۳) کشش پاس:- یہ وہ پاس ہے جسمیں عامل کو قوت ارادی سے بہت بڑا کام لینا پڑتا ہے۔ ان پاسوں کی یہ غرض ہے۔ گویا معمول فاصلے پر ہے۔ اور عامل اس کو اپنی کشش ذریعہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ عمل کرتے وقت عامل کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ اس کے اور معمول کے درمیان ایک قدرتی رسی ہے۔ جو علم کے ذریعہ معمول کو اس کی طرف کھینچ رہی ہے۔ اور اس رسی کا ایک سرا عامل کے سینے میں اور دوسرا معمول کے سینے میں ہے۔ دونوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ عامل اپنے خیال میں اسی رسی کو دونوں ہاتھ بڑھا کر پکڑتا ہے۔ اور پھر اس رسی کو آہستہ آہستہ اپنی جانب کشش کرتا ہے۔ اس حالت میں مٹھی بند نہیں رکھی جاتی ہے۔ بلکہ انگلیاں کسی قدر آگے کی طرف جھکی ہوتی ہے۔ اگر عامل کی قوت ارادی منتہا درجہ تک ہو۔ تو معمول خواہ کسی قدر فاصلے پر ہو۔ اور چاہے جسقدر رکاوٹیں ہوں۔ معمول پر ضروری اور لازمی اثر ہوتا ہوتا ہے۔ اکثر مرتبہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کھنچتے کھنچتے قریب آکر دفعتاً عامل سے ٹکرا جاتا ہے۔ ایسے عمل کے وقت عامل کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ ایسے پاس اکثر جلسوں اور تماشوں کے موقعہ پر بہت لطف دیتے ہیں۔

(۴) دافع پاس:- یہ پاس گویا کشش پاس کا دفعیہ ہاتھ کی ہتھیلی معمول کی جانب کرکے اسکی انگلیاں کسی قدر خم کھائے رہیں۔ ہاتھ بڑھا کر اسطرح ہاتھ کو حرکت دو۔ گویا تم ہاتھ کے ذریعہ اپنے سامنے والے کو دھکیلتے ہو۔ اس کا اثر ظاہر ہوگا۔ اور وہ شخص پیچھے ہٹے گا

لوگوں کا یہ خیال درست ہے۔ کہ ہاتھ اور نظر کے ذریعہ صدہا مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔
اور مریضوں کو صحت ہوتی ہے۔ جسطرح ایک شخص کا مرض دوسرے کو لگ جاتا ہے
اسی طرح اس کا دفعیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کو جانور وغیرہ پر منتقل بھی کیا جا
سکتا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ اور جو شخص چاہے۔ اس کا مرض جانور پر اتار سکتا
ہوں۔ میرے پاس آکر اس کا اطمینان کرلے جس کا جی چاہے۔ میرا پتہ ذیل میں درج ہے
پتہ عامل :- پروفیسر مسٹر ریاض الدین احمد ریاض دہلوی عامل مسمریزم برکوٹھی شیخ محمد تقی
صاحب آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر انار کلی لاہور

اصول مسمریزم یا معمول کی شناخت کا طریقہ

معمول بالغ اور نوجوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ مذہب سے کوئی ترمیم
نہیں ہے۔ نیک نیت۔ فیاض۔ سخی۔ رحم دل ہو۔ جھوٹ اور فریب سے پاک ہو۔ بھولا
بھالا ہو۔ بیوقوف نہ ہو۔ کسی قسم کا نشہ کرنے کا عادی نہ ہو۔ گول پیشانی۔ چوڑا سینہ۔
رسیلی آنکھیں ہوں۔ وہ معمول بہت اچھا معمول ہو سکتا ہے۔

عامل کے اوصاف

عامل بالغ ہو۔ جوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ مرد زیادہ اچھا ہے۔ عورت بھی ہو سکتی ہے۔ مذہب
خواہ کوئی ہو۔ نیک چلن ہو۔ بدنگاہ نہ ہو۔ خراب عادت نہ رکھتا ہو۔ نشہ باز نہ ہو۔
سود خوار نہ ہو۔ حرامی نہ ہو۔ جھوٹا فریبی نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ خدا کا سچا پرستار ہو۔ عقلمند
ہو۔ ہوشیار ہو۔ تجربہ کار ہو۔ مستقل مزاج ہو۔ جلد باز نہ ہو۔ فیاض ہو۔ کسی کا
برا نہ چاہے۔ مظلوموں کو نہ ستائے۔ علم سے خلاف حکم خدا و قانون کام نہ کرے
خلاف وضع فطری اور قانون کے خلاف اگر عامل کوئی کام کریگا۔ تو عمل تو ضرور اس کو
کامیاب کرائیگا۔ مگر ساتھ ہی اس علم کی بے حرمتی کے سبب عامل کا ستیاناس ہو جائیگا
مرنے وقت کتے کی موت نصیب ہوگی۔ دونوں جہان میں اس شخص کا منہ کالا ہوگا۔
اس لئے عامل کو لازم ہے۔ کہ عمل کو نیک کام میں صرف کرے۔ خلق خدا کو فائدہ
فائدہ پہنچائے۔ خود تکلیف اٹھائے۔ تو خود بھی نیک درجہ پائے۔

معمول کی مفصل کیفیت اندازہ عمر

معمول کی عمر بیس سال کے اندر ہو۔ تو اثر جلدی ہوگا۔ معمول حسین خوبصورت نازک اندام مہ جبین، چھریرے بدن کا ہو۔ کسی عضو بدن میں عیب نہ ہو۔ نشہ کی چیز کا استعمال نہ کرتا ہو۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ شادی شدہ نہ ہو۔ تو بہتر ہے۔ اگر ہو تو چنداں مضائقہ بھی نہیں ہے۔ اگر مرد ہو تو خیر اور اگر عورت ہو تو بہت ہی بہتر ہے۔ صاف دل ہو۔ پاک صاف رہتا ہو۔ رنگ کندن یا گورا ہو۔ سیاہ رنگ پر اثر کم ہوتا ہے۔ سخت دل نہ ہو۔ موٹا تازہ نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ زیادہ غصہ در نہ ہو۔ ہنس مکھ ہو۔ پاکدامن ہو۔ اگر عورت ہو۔ تو باکرہ نہایت ہی ٹھیک ہے۔ کیونکہ وہ دنیادی کثافت سے پاک صاف اور بےخبر ہوگی۔ اس پر جلدی عمل کا اثر ہوگا۔

اصول مسمریزم

یا عامل اپنے معمول کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ عامل اپنے معمول کو توجہ سے بیہوش کر دیتا ہے۔ بعد بیہوش کرنے کے اس سے اپنے مطلب کے سوال کرتا ہے۔ دور دراز ملکوں کی باتیں معمول بیان کرتا ہے۔ پوشیدہ راز دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے علاج دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے نسخہ حاصل کرتا ہے۔ اسی قسم کے ہر ایک طرح کے سوال دریافت کرتا ہے۔ اکثر باتیں جو معمول سے دریافت کی جائیں۔ ثابت ہوتی ہیں۔ معمول کو لازم ہے۔ پاک رہنے کا زیادہ خیال رکھے۔ عامل پر فرض ہے۔ کہ اپنے معمول کی طبیعت کا پابند ہو۔ خلاف طبیعت معمول کوئی کام نہ کرے۔ معمول کو کسی بات کے جواب پر مجبور نہ کرے۔ ایک ہی معمول سے کئی قسم کے سوال نہ کرے۔ کیونکہ ایک معمول سے اگر کئی قسم کے سوال کئے جائیں۔ تو غلطی ہو جاتی ہے۔ مثلاً پہلے دریافت کیا۔ کہ فلاں ملک میں اس وقت کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد دریافت کیا۔ کہ اس بیماری کا کیا علاج ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ معمول کا خیال غلطی کر جائیگا۔ اسلئے ایک معمول سے ایک ہی قسم کا سوال کرے۔ اس سے نہ معمول غلطی کرتا ہے نہ عامل جھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح کرنے سے معمول بالکل صحیح بات بیان کرتا ہے۔

دوم یہ کہ جس وقت معمول اپنے عامل سے بیدار اور ہوشیار ہونے کی درخواست کرے۔ تو فوراً اس کو ہوشیار کر دے اور ہوشیار کرنے سے پہلے معمول کو یقین دلادے

کہ میں تیری درخواست کو منظور کر کے تجھے بیدار کرتا ہوں۔ تو اطمینان رکھ۔ اور فوراً ہوشیار کر دے۔ معمول کو بیہوش اور ہوشیار کرنے کا بیان آگے کیا جائیگا۔

ایک عرض اور تمہید کے طور پر اس جگہ لکھتا ہوں

وہ یہ کہ یہ تو آپ کو معلوم ہو ہی چکا ہے۔ کہ علم مسمریزم کوئی نیا علم نہیں ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ مصر کے باشندوں نے اس علم میں نہایت کمال پیدا کیا ہے۔ مصری قوم دنیا کی نہایت قدیمی قوم ہے۔ اور تاریخ کے صفحات ان کے عجیب و غریب کارناموں سے بھرے پڑے ہیں۔ مصریوں کے معبدوں۔ مندروں اور مقدس مقاموں کی صدہا ایسی تصویریں آپ کو ملینگی۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ عامل اپنے معمول پر مسمریزم کا عمل کر رہا ہے۔ اکثر ایسی تصویریں ملینگی۔ جن کی یہ کیفیت ہوگی۔ کہ ایک شخص دوسرے پر عمل کر رہا ہے۔ جسکے ہاتھ کی تین انگلیاں کھلی ہوئی اور باقی ہاتھ کے نیچے دبی ہوئی۔ یہ خواب مقناطیسی معمول پر طاری کرنیکا طریقہ ہے۔ جس کو تصویر کے ذریعے مصریوں نے بتایا ہے۔ یہ طریقہ نہایت زبردست طریقہ ہے۔

مسٹر اورڈش صاحب مشہور و معروف عامل اپنی کتاب "گریٹ ونڈرز کوراس" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ علم مسمریزم کو جسقدر مصریوں نے سمجھا ہے۔ دوسری کسی قوم نے اس طرح نہیں سمجھا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ان کی کتابوں میں جگہ جگہ مسمریزم کی تاثیروں کا ذکر درج ہے۔ بلکہ یہ کہ انہوں نے خاص اس کام کیلئے کمرے اور مکان بنائے ہیں۔ جنکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مکان اسی طریقہ پر تعمیر کئے اور بنائے گئے ہیں۔ میں نے ایک مکان دیکھا جس میں ایک تصویر بنی تھی۔ اس تصویر کی یہ کیفیت دکھائی گئی تھی۔ کہ عامل اپنے معمول پر علم مسمریزم کر رہا ہے۔ اور علم مقناطیسی کے ذریعہ ایک شخص دوسرے کو بیہوش کر رہا ہے اسکے سر کی طرف یعنی معمول کے سر کے نیچے ایک تکیہ لگا ہوا ہے۔ اور دستکار نے مریض کے سر کو اپنے ہاتھوں کا سہارا دے رکھا ہے۔ جسکا یہ مطلب سمجھا گیا ہے۔ کہ جسوقت معمول پر خواب طاری ہوگا۔ تو وہ بیخود ہو جائیگا۔ اور گرنے سے چوٹ لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ پہلے سے ہی احتیاطاً دستکار خدمتگار حاضر ہے۔ کہ فوراً اسکو سنبھال لے۔ اور گرنے نہ دے۔

یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ مصریوں کا دی [illegible] کا اندرونی علم مقناطیسی اور امراض کے

رفع اور دور کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ پرانی تمازتیں صاف طور پر اس بات کی شہادت دے رہی ہیں۔ اور قدیم یادگاروں سے اور وہاں کے رسالوں سے واف صاف اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ اور وہ چیزیں ہی صحیح اور سچی شہادتیں ہیں۔ جو زبان حال سے تمام باتیں بیان کر رہی ہیں۔

اکثر عالموں نے اپنی کتابوں میں اس بات کا حوالہ دیا ہے۔ کہ اس مندر یا معبد میں جو جو مریض آتا تھا۔ وہ صحتیاب ہو کر جاتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں مایوس العلاج اشخاص جنکو طبیبوں نے جواب صاف دیدیا تھا۔ اور جو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ وہاں آکر صحت کلی پائی ہے۔ ہزاروں اندھے۔ سینکڑوں گونگے۔ اور بے تعداد ایسے مریض جنکے جسم سن ہو چکے تھے۔ اس مندر میں داخل ہو کر صحت پائی ہے۔ روتے آکے۔ ہنستے اپنے اپنے گھر گئے۔ غرض اس طول طویل تقریر سے میرا مقصد یہ تھا۔ کہ دنیا کی ہر ایک قوم میں یہ علم موجود تھا۔ اگر آپ پرانی کتابوں میں تلاش کرینگے۔ تو آپ کو میرے کلام کی تصدیق ہو جائیگی۔ اور فوراً پتہ لگ جائیگا۔ کہ واقعی دنیا کی ہر قوم اس علم سے واقف تھی۔ اکثر شادی وغیرہ کے موقعہ پر جسکو آجکل کی نئی روشنی والے فضولیات خیال کیا کرتے ہیں۔ اس علم کا عمل کیا جاتا تھا۔ اور قریب قریب اسکا استعمال ضروری اور لازمی خیال کیا جاتا تھا۔ مگر زمانے کے ساتھ وہ باتیں بھی بدل گئیں۔ اور اب یعنی اس نئی روشنی کے زمانے میں ان باتوں کو حماقت کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ جو لوگ اسکو حماقت کہتے ہیں۔ ان کے بزرگ جو اس حماقت پر عمدًا عمل کرتے تھے۔ وہ بھی احمق اور گاؤدی تھے۔ اگر ایسا تھا۔ اور وہ لوگ اس کے جواب میں ہاں کہتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہمارے پاس خاموشی کے سوا کوئی جواب نہیں ہے۔

ہم اور ہمارے ہم خیال لوگ تو یہ کہے۔ بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جو کچھ کیا گیا۔ وہ بالکل درست اور نہایت عقلمندی کے اصول پر قائم تھا۔

ہمارا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہ سائنس سب سے پہلا اور قدیم سائنس ہے۔ اس سے قبل کوئی سائنس نہ تھا۔ بس جاننا چاہیئے۔ کہ اصل مسمریزم علم طب کی کنجی یا اطباء کی کامیابی کا راز ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے۔ جس سے علم طب کو اتنا بڑا عروج حاصل ہوا۔ جو آجکل آپ لوگوں کے پیش نظر ہے۔ یہی وہ ستون ہے جس کی بنا پر بلند عمارت کا مکان قدیم سے بنا ہے۔

ایجاد کرنے والوں کی اعلیٰ طاقت یہی مسمریزم تھا۔ گو لوگوں کو یہ بات کس قدر عجیب معلوم ہوگی کہ طب اور اس کے سب مذہب ہی ہیں۔ جو سب سے قدیم ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں جن کا ثبوت ہمارے پاس کافی سے بھی زیادہ موجود ہے۔ اگر ہم اس جگہ تفصیل کے ساتھ لکھیں۔ تو ایک کتاب ضخیم اس مضمون کیواسطے درکار ہو۔ مگر جو صاحب دریافت کرنا چاہیں ان کو ہم بخوبی سمجھا سکتے ہیں۔ وہ لوگ ہمارے پاس آکر مذکورہ بالا پتہ سے اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اسوقت ہمیں کتاب لکھنا مقصود ہے۔ اس لئے ہم اصلی مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اتنا اور ناظرین کو معلوم رہے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلے طے کرنے سے جادو آجاتا ہے۔ یاد رکھنے کیلئے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلوں کا ہی نام سحر یا جادو ہے۔

طریق عمل یا مسمریزم کے استعمال کا اصلی طریقہ

کوئی مرض ایسا نہیں ہے۔ جس کیلئے مسمریزم صحت بخش نہ ہو۔ اکثر صاحبان کے دلوں میں یہ بات جگہ پا گئی ہے۔ کہ مسمریزم سے صرف نروس بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر نہیں یہ خیال غلط ہے۔ مسمریزم سے کل بیماریوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسمریزم سے خاص خاص لوگوں پر اسکا اثر ہوتا ہے۔ مگر نہیں۔ ہم زور اور دعوے کے ساتھ اس بات کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسمریزم ہر شخص پر اثر کر سکتا ہے۔ ہر شخص ہر مرض اور اسکے مریض کو مؤثر ہونا لازمی ہے۔ جسکے ثبوت ہمارے پاس کافی واقعات موجود ہیں۔ اور ناظرین کو ملاحظہ اور تجربہ سے خود بخود اس بات کا یقین ہو جائیگا۔ اطمینان کیلئے ہم موجود اور زندہ ہیں۔ کہ یقیناً اس علم سے ان امراض کے علاوہ جن کو نروس کہتے ہیں۔ جملہ امراض کو نفع پہنچتا ہے۔ لندن کے ہسپتالوں کا ضرور ملاحظہ کیجئے۔ جو خاص اسی کام کیلئے کھولے گئے ہیں۔ تو آپکو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ وہ لوگ صرف مسمریزم ہی سے علاج کرتے ہیں۔

لندن مسمرک انفرمری کو قائم ہوئے تیس برس کے قریب عرصہ ہوا۔ اس عرصہ میں اس ہسپتال میں ہزاروں بنی نوع انسان تکلیف زدہ آتے۔ اور شفایاب ہو کر چلے جاتے ہیں جن مریضوں کو ڈاکٹروں نے جواب دیدیا۔ انکو یہاں سے شفا کلی حاصل ہوئی۔ یہی شفاخانہ ہے جس میں اندھوں کو آنکھیں۔ گونگوں کو زبان۔ اور لنگڑوں کو ٹانگیں ملی ہیں۔ گذشتہ سالوں کی رپورٹیں [illegible] اس ہسپتال سے صحت پا کر نکل چکے ہیں اور

کن کن دشوار مرضوں اور لاعلاج مریضوں کا اسکے ذریعے علاج کیا گیا۔ اور اسمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے

مشق پہلی

ایک سفید کاغذ لیکر اس پر سیاہی سے ایک گول نشان بناؤ۔ جو ایک پیسہ کے برابر ہو۔ اس کاغذ کو دیوار پر آویزاں کر دو۔ اور اس کے مقابل بیٹھکر اپنے کو خیالات دنیاوی سے پاک صاف کر کے ہمہ تن اسی کی طرف اپنی ساری توجہ کو قائم کر دو۔ اور اس سیاہ نشان کو یکساں اور برابر دیکھتے رہو۔ مگر اس طرح کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اور جب تک تمہاری نظر قائم رہ سکے۔ اس وقت تک دیکھتے جاؤ۔ جب نظر قائم نہ رہے۔ اور آنکھ میں پانی آنے لگے اس وقت دیکھنا موقوف کر دو۔ اسی طرح روزمرہ اپنی پریکٹس بڑھاؤ۔ یہاں تک اپنی مشق بڑھاؤ۔ کہ ایک گھنٹہ تک تمہاری مشق پہنچ جائے۔ اور تم کامل ایک گھنٹہ تک صاف نظر سے دیکھ سکو۔ اسکے واسطے آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ کاغذ کو دیوار میں یا چھت میں لٹکا دو۔ اور شمال کی طرف منہ کر کے دوزانو بیٹھ جاؤ۔ اپنے خیالات کو ایک جا جمع کر کے جب یکسوئی حاصل ہو جائے۔ تو اس سیاہ داغ کی طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتے جاؤ۔ یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ آنکھ نہ جھپکے۔ جب تمہارا عمل پختہ ہو جائیگا۔ تو وہی سیاہ نشان رفتہ رفتہ رنگ تبدیل کرنے شروع کر دیگا۔ یہاں تک کہ ہر رنگ برنگ کے رنگ اسمیں نظر آئینگے۔ کبھی سفید۔ کبھی سبز کبھی سرخ۔ کبھی نیلا۔ اگر اس عرصہ میں جب تک مشق کرتے رہو گے۔ تمہاری آنکھیں بھی بند ہو جائینگی۔ تب بھی تم کو وہی نظر آویگا۔ جو تم کو آنکھیں کھلی ہونے پر نظر آتا تھا۔ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ سیاہ نشان سنہرہ سورج نظر آئیگا۔ اور کبھی روشن چاند۔ اور کبھی یک لخت تمہاری نظر سے اوجھل ہو جائیگا۔ جس وقت مذکورہ باتیں پورے طور پر عمل میں آنے لگیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ تمہارا عمل پختہ ہو گیا۔ اس وقت دوسرا مشق شروع کرو۔

دوسری مشق

کوئی چیز اپنے مقابل رکھکر اسی کو اپنا معمول تصور کر لو۔ اپنے خیالات کو جمع کر کے قائم کر لو اپنی توجہ کو اسی کی طرف مستوجہ کر دو۔ اور حسب طاقت اپنی قوت جاذبہ اس پر ڈالو کہ اس خیال میں ہمہ تن مصروف ہو جاؤ۔ اور اپنے ذہن میں اس بات کو پختہ طور پر جگہ دو۔

کہ میں اپنی کشش سے اپنے معمول کو بیہوش کر رہا ہوں۔ اور اپنا نور یعمل اس کے دماغ میں داخل کر رہا ہوں۔ جب کچھ عرصہ تمہیں اس طرح گذر جائیں۔ تو لمبا سانس لینا شروع کرو۔ اور پاس کرتے وقت انگلیوں کے سرے نیچے کی طرف کو جھکے رکھو۔ اور یہ خیال رکھو۔ کہ اس جسم کو تمہاری انگلیاں نہ مس ہوں۔ اور زیادہ فاصلہ پر بھی نہ ہوں۔ اور پاس کرتے وقت یہ خیال تمہارے دل میں ہونا ضروری ہے۔ کہ جو نور تم معمول کے دماغ میں ڈال چکے ہو۔ بس کو اب تمام جسم میں پھیلا رہے ہو۔ اس مشق کو بڑھاتے جاؤ۔ یہانتک کہ تم ایک سو پچیس پاس کرنے لگو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ ایک منٹ میں کم سے کم تین پاس ضرور ہونے چاہئیں۔ نہ اس سے زیادہ جلدی ہو۔ اور نہ بہت دیر۔ اس کے مساوی ہونا چاہیئے۔

تیسرا سبق یا تیسری مشق

جب یہ عمل پختہ ہو جائے۔ تو تیسرا عمل شروع کرو۔ تیسرا عمل سانس سے متعلق ہے۔ عمل کرنے کے وقت چار زانو یا آلتی پالتی مار کر بیٹھنا چاہیئے۔ اور سر بالکل سیدھا رہے۔ اور جسم اور کمر بھی اسی طرح سیدھی رہے۔ کہ ذرا بھی جھکی ہوئی نہ ہو۔ اپنی آنکھوں کو بند کر کے کسی چیز پر خیال جماؤ۔ اور اپنے دل میں اس کا تصور کرو۔ پہلے پہل جاندار چیز پر عمل کرنا چاہیئے۔ جب عمل پختہ ہو جائے۔ پھر بے جان پر بھی کر سکتے ہیں۔ مگر پہلے نہیں۔

جب تم اپنے خیالات جمع کر چکو۔ سیدھے نتھنے سے ایک گہری سانس لو۔ جسکو دیر تک کھینچتے رہو۔ جب خوب اچھی طرح سانس بھر جائے۔ تو پھر اسکو آہستہ آہستہ بائیں نتھنے سے خارج کرو۔ تھوڑی دیر میں سانس کو اپنے شکم میں روک کے پھر خارج کرو۔ اسی طرح سے دفعہ سانس کو کھینچو۔ اور خارج کرو۔ اور اس مشق کو سات روز تک برابر جاری رکھو۔ ایک دن میں دو مرتبہ اس مشق کو ضرور کیا کرو۔ یعنی صبح اور دوپہر کے وقت۔ بعد از ہضم ہونے طعام کے جب سات یوم گذر جائیں۔ تو دوسرا عمل شروع کرو۔ یعنی اس طرح ایک گہری سانس لیتے جاؤ۔ جو کہ از کم تین سیکنڈ تک برابر کھینچتے رہو۔ اور تین سیکنڈ تک روکو۔ پھر اور تین سیکنڈ تک خارج کرو۔ یہ عمل کم از کم چودہ روز کرنا چاہیئے۔ ان روز گذرنے کے بعد اس ترتیب سے سکنڈ کو بڑھاؤ۔ سکنڈ تک سانس لو۔ چودہ سکنڈ تک روکو۔ جب تیرہ یوم گذر جائیں۔ دوسرا حکم ہو جائے۔ تو پھر اسی طرح سانس کی تعداد کو بڑھانے رہو۔ یہانتک کہ سانس بہت دیر تک رکنے لگی۔

کہ جس چیز کا تصور باندھو گے۔ اسکے متعلق یہ معلوم ہونے لگے گا۔ کہ وہ چیز جس کا تصور کیا تھا اسکے یعنی عامل کے سامنے دست بستہ کھڑی ہے۔ اور اس کا حکم بجا لانے کو بالکل مستعد ہے بس سمجھ لیجئے۔ کہ اس کا عمل پورا ہوا۔ اور وہ اس چیز پر قابو حاصل کر چکا ہے۔ اس کو استعمال کیجئے نیک طریقہ پر۔

یہ بھی جاننا ضروری ہے۔ کہ عمل کرنے میں وقفہ ایک یوم کا بھی نہ ہو۔ ورنہ عمل میں خامی رہ جائیگی۔ بلکہ تمام محنت جسقدر کر چکا ہوگا۔ رائگاں جائیگی۔ اور نئے سرے سے بھی پھر محنت کرنی پڑیگی۔ ہمیشہ پاک صاف رہنا چاہئے۔ جس مکان میں عمل پڑھا جائے وہ بھی صاف ہو اور خوشبوؤں سے معطر ہو۔ یا عامل بھی خوشبوجات کا استعمال کرے۔

تسخیر ہمزاد کا طریقہ

اکثر لوگوں کو یہ وہم سوار ہوگیا ہے۔ کہ ہمزاد کو تسخیر کرنے کے لئے اکثر برے اور بد اعمال کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے مذہب کو خیرباد کہنا پڑتا ہے۔ مثلاً بیت الخلاء میں بیٹھ کر عمل پڑھنا۔ بالکل ننگا رہنا مسان وغیرہ میں جانا۔ قبروں سے مردے نکالنا وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ سب غلط اور محض غلط ہے۔ اس طرح یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب ہمزاد انسان کے قبضہ میں آجاتا ہے۔ تو اس عامل کو ہی ستاتا ہے اور زندگی سے حیران کر دیتا ہے۔ اور مرتے وقت بھی انسان سے بدسلوکی کرتا ہے

یہ جو کچھ بیان لوگوں نے گھڑ رکھے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ مگر تسخیر کے واسطے نہیں وہ اصل اس علم کا نام سفلی یا جادو ہے۔ جو در اصل غلیظ چیزوں سے اپنی ندامت حاصل کرتا ہے اور اس سے موکل ایسی ہی اشیاء سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر اس علم سے اور تسخیر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تسخیر عمل روحانی ہے۔ جو پاک علم سے کیا جاتا ہے۔ ناپاک چیز اس کے پاس تک پھٹکنے نہیں پاتی ہے اور کجا کہ خود انسان ناپاک ہو۔ یہ بیت الخلاء میں عمل پڑھنے استغفر اللہ ذی تو یہ سب چند دماغ کی گپ ہے۔ جو یار لوگوں نے گھڑلی ہے۔ جب آپ لوگ تسخیر کا عمل معلوم کرینگے۔ تو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ کہ میرا کلام کہاں تک اعتبار کے قابل ہے آگے جو عمل ہو سب حال خود بخود معلوم ہو جائیگا۔

ہمزاد اور اُن کی قسموں کا بیان

ہمزاد بھی کئی قسم کا ہوتا ہے جسکا حال آپ کو اسی باب میں معلوم ہوگا

پہلی قسم: ہمزاد کی ایک قسم لطیف ہے اصل بات یہ ہے۔ کہ جو جسم عام طور پر آنکھ سے نظر آتا ہے وہ جسم خاکی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں جسم کثیف کہا جا سکتا ہے! اور اسی کو جسم بھی کہہ سکتے ہیں۔ روح کا اس جسم میں قید رہنا انسانی زندگی ہے۔ گویا جسم انسانی پنجرہ اور روح ایک پرند چڑیا ہے۔ جو اسمیں قید ہے۔

ایک روحانی عالم کو یہ قدرت حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی مرضی [illegible] جسم کو تبدیل کر سکتا ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں [illegible] جا سکتا ہے۔ کسی خارجی امداد کی مدد بغیر ہزاروں کوس کا فاصلہ طے کر سکتا ہے۔ گو یہ بات ظاہر طور پر کسی قدر ناممکن ہو۔ مگر انسان سے ناممکن کوئی چیز نہیں ہے۔ کوشش سے خدا تک مل جاتا ہے۔ کیا آپ اس بات کو ناممکن خیال کرتے ہیں۔ کبھی نہیں ممکن ہے اور ضرور ممکن ہے۔ شغلے مسلمان عارف بزرگ اس کو جسم لطیف یا روحانی کرشمہ۔ روحانی جسم کو جسم لطیف کہتے ہیں! اور ہمزاد بھی [illegible] کرشمہ مشہور کہتے ہیں۔ جیسا کہ [illegible] کتابوں میں [illegible] سے اپنے اپنے بزرگوں سے [illegible] اس قسم کی سنی ہوگی۔ کہ فلاں زمانے میں کسی بادشاہ یا حاکم نے فلاں فقیر یا بزرگ کو قید کر دیا۔ اور تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اس کو شہر میں آزاد پھرتے پایا گیا۔ جب کوٹھڑی کھلوا کر دیکھا۔ تو فقیر اندر موجود تھا۔ یا کوئی [illegible] ابھی [illegible] بند ہو [illegible] جب [illegible] دیکھا۔ دونوں سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ فقیر [illegible]

[illegible]

[illegible] اس بات [illegible]

[illegible]

[illegible]

کر سکتا ہے۔ اپنے مقید جسم کو قید کے باہر بھی نکال سکتا ہے! اور دور دراز ممالک میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔ یہاں کے لوگ اسکو یہاں موجود پائینگے! اور وہاں کی مخلوق وہاں حاضر دیکھیگی۔ یہ سب کچھ جسم لطیف ادا کر سکتا ہے۔ مادی جسم کچھ نہیں کر سکتا نہ مادی جسم کو خبر کے باہر نکال سکتا ہے۔ اور کام زندہ آدمی کی طرح کر سکتا ہے۔

اسی طرح اصلی جسم وہ ہے۔ جو کوٹھڑی کے اندر کھولنے پر پایا گیا۔ اور دوسری قسم ایک اور ہے۔ جو جسم خیالی ہے۔ وہ آپ کو شہر میں پھرتا ہوا پایا گیا۔ یا اپنے کلکتہ میں دیکھا۔ اور کچھ ذہنی میں بھی موجود تھا۔ وہ کیا تھا۔ جسم خیالی۔ ہندو لوگ اس کو مایا روپ بھی کہتے ہیں جس کی اصلیت اس طرح ہے۔ کہ عامل اپنی قوت ارادی سے اپنے مختلف جسم لوگوں کو دکھا سکتا ہے اس جسم میں اور اصل جسم میں بالکل تمیز نہیں ہو سکتی۔ اور اسی طرح ایک ہی وقت میں کئی جگہ خود کو موجود دکھا سکتا ہے۔ اور مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔ مگر یہ قسم پہلی قسم یعنی جسم لطیف سے درجہ کمتر ہے۔ درجہ اعلیٰ نہیں۔ اسی کا نام نظر بندی بھی ہے یعنی عامل ایک ہی چیز کو مختلف شکل میں لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے قلب کی یکسوئی اور قوت ارادی راسخ خیال و اعمال پر غالب آنا حاصل کرنی ضروری اور لازمی ہے۔ لہذا ہم پہلے اسی کو بیان کرتے ہیں

(قلب کو کس طرح یکسو کر سکتے ہیں)

(۱) جو کام شروع کرو۔ اس میں اس قدر مستغرق ہو جاؤ کہ تم کو اپنے وجود کی خبر نہ رہے چاہے کوئی تمکو اذیت بھی دے۔ تو تم اسکو بھی محسوس نہ کر سکو۔

اگر اور لوگ وہاں موجود بھی ہوں۔ تو تم اس درجہ محو ہو جاؤ کہ تمہیں ان کی موجودگی کی خبر نہ رہے۔ اور تم کو یہ معلوم ہو۔ کہ میرے سوا یہاں اور کوئی نہیں ہے۔

یہ بات پہلے پہلے کسی قدر مشکل معلوم ہو گی۔ مگر کرنے سے نہایت ہی آسان ہو جائیگی کیونکہ جب تم کو اس کی عادت ہو گی۔ تو یہ تمہاری عادت میں داخل ہو کر معمولی بات ہو جائیگی ایک عشق حقیقی کے مرشد کی زبان سے میں نے خود یہ کلمہ سنا ہے۔ کہ عشق مجازی اور نسبتی عرفانی کے لئے عارف لوگ اختیار کرتے ہیں۔ کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو۔ کیونکہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ جو شخص مجازی معشوق کے ناز نہ برداشت کر سکا۔ وہ حقیقی معشوق کی ناز برداری کس طرح کر سکتا ہے۔ اور جو مجازی عشق میں پورا اترا۔ وہ حقیقی کو ضرور حاصل کر لے گا۔۔

پس جو شخص یکسوئی قلب حاصل کرلیگا۔ اسکے نزدیک تمام چیزیں حاصل کرنا بالکل سہل ہے اس لئے لازم ہے۔ کہ پہلے اسی کی مشق کرو۔ سب سے پہلے یکسوئی حاصل کرو۔

اس مشق کے حاصل کرنے والے کو لازم ہے۔ کہ سب سے پہلے کوئی چیز لیکر اس پر آنکھ لگا جائے۔ اس طریقہ سے آنکھوں کا مقناطیسی اثر خارج ہوجائیگا۔ اور اسکی مقدار اس چیز کیمطابق زہ جائیگی۔

مثلاً چمکدار چیز پر نظر کو قائم کرنے سے ایسا اثر پیدا ہوگا۔ کہ خود عامل بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکیگا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوگا۔ کہ اسکی بیرونی خواہش معطل ہوجائیگی اگر کوئی گول چیز یا نارنج کا دانہ اس کام کیلئے مقرر کیا جائے۔ تو اور بھی مناسب ہے۔

ایک طریقہ جو اہل یورپ کا نوایجاد طریقہ ہے۔ سب سے سہل ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک کاغذ ایک فٹ مربع لیکر مگر سفید اور موٹا ہو۔ اسکو بالکل سیاہ کرلو اور ایسا سیاہ کرو کہ کسی جگہ سفیدی کا نام کو بھی باقی نہ رہے۔ اس کاغذ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ دیوار میں لگادو۔ اس طرح کہ ہر وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے رہے۔ اس کاغذ اور تمہاری آنکھوں کے درمیان کا فاصلہ ایک انچ ہو سال یا مطلوب ہے۔ کہ آنکھ کے مرکز تک ایک انچی خط مستقیم کھینچ جائے۔ تو داغ ایک انچ ابھرا ہے۔ پس اس داغ کیطرف نظر اٹھا کر متواتر دیکھتے رہو مگر دیکھتے ہوئے سانس صرف ناک سے لو۔ اور منہ کو بند رکھو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تمہاری پلک نہ جھپکے۔ جب تم یہ عمل شروع کروگے۔ تو پہلے پہلے ذرا تکلیف محسوس ہوگی۔ مگر یہ باتیں ہرگز اندیشہ ناک نہیں ہیں۔ جس وقت تک تم برداشت کرسکو۔ دیکھو باقی چھوڑ دو۔ اسی طرح روزانہ کرنے سے تمہاری طاقت بڑھ جائیگی۔ اور تم پورے طور پر کامل ہوجاؤگے

مذکورہ بالا مشق کے فائدے یہ ہیں۔ کہ جو آدمی غبی الحس ہوگا۔ اسکو تو کچھ عرصہ روشنی سی نظر آئیگی۔ مگر برخلاف اسکے جو آدمی ذکی الحس ہوگا۔ اسکو یکسوئی قلب حاصل ہونے ہی روشنی میں داغ سفید معلوم ہوگا۔ اور رفتہ رفتہ وہی داغ سفید بادلوں کی صورت اختیار کرلیگا اور اسکے بعد تمام نظر آئینگے۔ آخر روشنی کے بعد اسی روشنی کی شعاعیں بن جائینگی۔ اور ایسا معلوم ہوگا گویا یکایک نظر کے آگے سے ایک بڑا بھاری پردہ اٹھ گیا یعنی اثبات کا ثابت ہونا شروع ہوگا۔ یہی اسی مراقبہ کیوالسطے پہلا پہچان ہے۔ جس کا نام روشن ضمیری ہے۔ جو آدمی غبی الحس ہیں۔ انکو لازم ہے۔ کہ جب تک وہ اس داغ کو دل دماغ سے دیکھتے رہیں۔ جب تک

وہ سیاہ سطح کل روشن نہ ہو جائے۔ اس سے اُن کی مقناطیسی قوت بڑھ جائیگی۔ اور قلب کو یکسوئی حاصل ہوگی

ہمزاد کو تسخیر کرنیکا پہلا طریقہ

شراب کی ایک بوتل لیکر اس کو اپنی دہنی بغل میں دباؤ۔ مگر اسطرح کہ اس کا منہ آگے کی طرف رہے۔ اور اسوقت تک جبکہ سورج نکل کر اچھی طرح اونچا ہو چکا ہو۔ اور تمہارا عکس یا سایہ جو تمہارا ہمسر ہو۔ تمہارے قدموں سے کم از کم چار گز کے فاصلے پر ہو۔ در تاریخ شنبہ۔ یا یکشنبہ کو کسی کھلے میدان میں جاؤ۔ مگر ایسا میدان ہو۔ جہاں دیگر آدمی کا گذر نہ ہو سکے۔ اور عمل پڑھنے کیواسطے کوئی مخل نہ ہو سکے۔ تخلیہ ہو۔ اپنی پشت کو مشرق کی جانب رکھو۔ اور پہلے یہ معلوم کر تم سے بیس یا پچیس قدم کے فاصلے پر کوئی پیپل کا درخت ہے۔ کیونکہ اس کا ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ بعد ازاں دل کو مضبوط اور قوی کر کے اپنی نظروں کو اپنے سایہ کی گردن پر جماؤ۔ اور جب تمہاری نظر اچھی طرح جم جائے۔ تو بلا کسی دوسری طرف دیکھنے کے یہ اسم پڑھو۔

صَمِیمٌ ذَاتُ الشَّامِلِینَ

اس عمل کو ایک گھنٹہ کامل پڑھتے رہو۔ اس کے بعد نظر اٹھا کر سامنے والے پیپل کو دیکھنا چاہیے اسوقت تمکو پیپل کی چوٹی پر ایک بیڈول سایہ نظر آئیگا۔ بشرطیکہ عامل کی قوت ارادی تیز ہو۔ اسی طرح وہ شکل روز بروز قریب ہوتی جائیگی۔ اور نیچے اُترتی آئیگی۔ حتے کہ اکیس روز میں وہ شبیہ تمہاری صورت میں تمہارے سامنے آئیگی۔ اسوقت دہنے ہاتھ سے شیشے کا کاک کھول کر بائیں ہاتھ سے بوتل اس کے منہ سے لگا دو۔ بعض آدمی آخر بار دوران عمل میں خود شراب پی جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا عمل ادھورا رہ جاتا ہے۔ یہ ترکیب ہے۔ جس سے تمہارا ہمزاد تمہارے قابو میں آجائیگا۔ یہ صحیح ترکیب ہے۔ اگر ہدایت کے بموجب عمل در آمد کیا جائے۔ تو کیا ممکن ہے۔ کہ تمہارا ہمزاد تمہارے قبضہ میں نہ آسکے۔ آپ یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان تارک الصلوٰۃ ہو۔ کیونکہ یہ عمل روحانی ہے۔ مگر ہمزاد کی مثال خود خبیث ہے۔ اسلئے وہ نیک عمل سے قابو میں نہیں آسکتا۔ اس کا قاعدہ بھی منتر کی مثال ہے۔ اسلئے ہماری خواہش ہے۔ کہ خدا ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس عمل سے بچائے۔ مسلمانوں کو لازم ہے۔ کہ اس عمل کی طرف التفات نہ کریں۔ ورنہ ہم عذاب کا ذمہ دار نہیں۔ اُن کی اپنی ذات ذمہ دار رہے۔

دوسرا طریقہ تسخیر ہمزاد کا یہ ہے

جو عمل ہم اس جگہ درج کرنے لگے ہیں۔ یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک کرنا پڑتا ہے۔ اور اس تھوڑی سی مدت کی محنت میں ہمزاد جیسی ناممکن چیز انسان کے قبضہ میں آجاتی ہے۔ جو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر سکتا ہے۔ وہی ہمزاد کا کام کر سکتا ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ شنبہ کے روز کسی وقت ایسی مٹی جسکو کالی مٹی کہتے ہیں۔ لاکر اسکی چالیس گولیاں بناؤ۔ اور گولیوں کو گول نہ رکھو۔ بلکہ بیضوی رکھو جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کرو۔ کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں۔ اگر خشک نہ ہو سکیں۔ تو آگ پر خشک کر لو پس جب رات کا $\frac{1}{2}$ حصہ گذر چکے۔ اور تمام کاموں سے فراغت پا چکو۔ اس وقت اپنی پشت پر میٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور تخلیہ میں بیٹھو جہاں دوسرا آدمی تمہارے خیال کو اور طرف متوجہ نہ کر سکے۔ اور تم رات کو آرام بھی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم فارغ ہو کر اور تخلیہ کا اطمینان کر کے بیٹھو اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو

یا بدوح سلیما

اس اسم کو ستر ستر مرتبہ ایک ایک گولی پر پڑھو۔ اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کو اپنے سایہ کی گردن پر جمائے رکھو۔ وہاں سے جدا نہ کرو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرہ میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو۔ کہ نہ تو کوئی شخص اس عرصہ میں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو۔ تو ان تمام گولیوں کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ کہ کنوئیں پر جلد جانے والے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص وہاں نہ پہنچا ہو۔ اور کنوئیں سے کسی نے پانی نکالا ہو۔ اس عرصہ میں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام نہ ہو۔ مگر اس کی پرواہ نہ کرو۔

عمل پڑھنے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئینگی۔ تمہیں لازم ہے۔ کہ ذرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیونکہ عمل کا موکل تمہیں ڈرائیگا۔ خوف دلائیگا۔ کہ کسی طرح تم عمل کو چھوڑ دو۔ مگر تمہیں لازم ہے۔ کہ اسکی مطلق پرواہ نہ کرو۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ عامل تو ایک ہفتہ تک برابر عمل کرتا رہے گا تب عمل کام آئیگا۔

یہ عمل تسخیر ہمزاد واقعی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطان پرستی سے قابو میں آتا ہے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ یہ کام مسلمانوں کے مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے اور بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

طریقہ تیسرا ہمزاد کے تسخیر کا

اس عمل میں ابجد کے حساب سے یا مہینوں کے حساب سے عامل کے نام کے اعداد نکالے جاتے ہیں۔ اور پھر اسمیں جمع اور تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اعداد حاصل شدہ کو صرف ندائیہ یا اپنے نام کیساتھ ملا کر مثل یا آگ کے چھ چلوں تک پڑھنا۔ اسمیں ایکدن ناغہ نہ ہو تعین مقام کی ضرورت لاحق نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل نوچندی جمعرات سے شروع ہوگا۔ جب وقت چھ چلے خوشی سے گذار لوگے۔ ہمزاد تمہارا مطیع فرمانبردار ہو جائیگا تمہارے حکم سے گردن نہ پھیریگا۔ تمہارے فرمان کو حکم شاہ قدر سمجھ کر بجا لائیگا۔

طریقہ چوتھا تسخیر ہمزاد کا

سیاہ کاغذ پر سفید داغ دیکھنے کی مشق کو خوب بڑھاؤ جب تک نیا کام شروع کرو پختہ اپنا کام ہو۔ تب تمہیں ان دونوں باتوں کی خوب مشق ہو جائے۔ تو قمری مہینے کی عروج ماہ یعنی پہلی یکم سے تاریخ پندرہ۱۵ تک۔ میں اس طرح کہ مرد خالی مکان کے صحن میں تنہا آفتاب کی جانب پشت کر کے کھڑے ہو اور اپنے سایہ کی گردن کو توجہ سے دیکھتے رہو اور نگاہ گاڑ کر یہ اسم پڑھتے رہو۔

یَا ہمزاد قرحضن الخ ...

مگر پلک نہ جھپکنے پائے جسوقت اسم پڑھو تو کاغذ کی ڈلی تین ماشہ کی اپنے دائیں ہاتھ میں رکھو۔ اور بار بار مٹھی کو کھول کر اس ڈلی کو دیکھتے جاؤ جب اکتالیس۴۱ دفعہ پڑھ چکو۔ تو اس ڈلی کو زور سے اپنے سایہ کی گردن پر پھینک مارو اور اس عرصہ میں برابر تین منٹ تک آسمان کیطرف دیکھتے رہو۔ یہ عمل روزانہ چالیس روز تک صبح دس بجے کے بعد کرنا چاہیے کاغذ کی ڈلی روزانہ نئی ہی چاہیے اس ڈلی کو اسی جگہ جمع ہونے دو۔ بعد چالیس روز کے جب اسم ختم کر چکو۔ تو اس جمع شدہ کاغذ کو زمین میں اسی جگہ دفن کر دو۔ چالیس روز گذرنے پر تمہیں آسمان میں ایک سیاہ چیز نظر آئیگی اور رفتہ رفتہ وہ انسانی شکل اختیار کریگی۔ اور روزانہ نیچے اترتی آئیگی۔ حتی کہ چالیس روز گذرنے پر وہ تمہاری صورت میں تمہارے پاس آجائیگی۔ اور تم سے جواب سوال کریگی۔ مگر کان بالکل اس کی ... تنہا ... جتنے میں ... ہو۔

کیسا ہی کام کیوں نہ ہو۔ مگر تمہیں نہ بلایا جائے۔ دس بجے کے بعد مکان میں دھوپ آجائے۔ کوئی درخت وغیرہ کا سایہ نہ ہو۔ عمل اس وقت ہرگز نہ پڑھو۔ جس وقت مطلع ابر آلود ہو۔ اگر کسی روز ایسا موقع آجائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ عمل کو ناغہ کرو۔ بلکہ آئینہ سامنے رکھ کر عمل پڑھنا چاہیئے

پانچواں طریقہ تسخیر ہمزاد کا روحانی پاک اسمائے الٰہی سے خاص مسلمانوں کیواسطے

ایک سیاہ کاغذ لیکر اس کی زرد نشان پیسہ کے برابر بنا لو۔ اور اس کاغذ کو ایک چوکی پر لگا دو اور صبح دس بجے سے بعد بیٹھ کر اس کو تین گھنٹہ کامل دیکھا کرو۔ تین روز کے بعد تنہا مکان میں اس نشان کو منتقل کردو۔ جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آسکے۔ ایک چراغ میں روغن ریچھ کی چربی بھر کر عورت خوبصورت کے بالوں کی بتی بنا کر اسمیں روشن کرو۔ اور اپنے مقابل رکھ کر یہ پڑھنا شروع کرو۔

"یا ہمزاد تسخیر یا ہمزاد تسخیر"

چودہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی لو سے ایک سایہ پیدا ہوتا معلوم ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ سایہ چالیس روز کے اندر انسانی شکل اختیار کرنی شروع کردیگا۔ اور ٹھیک اختتام عمل سے روز وہ سایہ تمہاری شکل بنکر تمہارے سامنے آئیگا۔ جس روز عمل شروع کرو۔ اس روز ایک بڑا قد آدم شیشہ کا اپنے برابر رکھو۔ اور اس کے سامنے تھوڑا موم بھی رکھو۔ جس وقت وہ سایہ تمہاری شکل میں تمہارے پاس آئیگا۔ تو آتے ہی تم سے سوال کریگا۔ کہ میرے ہم شکل کی پتلے تو نے مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ بیان کر اس وقت تمہیں لازم ہے۔ کہ تم اسے کہو کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ میرا معشوق مجھ سے جدا رہے۔ چونکہ تو میرا خواب ہے۔ مجھ سے جدا ہے۔ اس لئے اس پاک اسم کے ذریعے میں نے تجھے بلایا ہے۔ کہ ہمیشہ پاس رکھوں یہ سوال سنکر وہ جواب دیگا۔ کہ اگر تجھے عشق کرنا ہے۔ تو کسی اپنے ہمجنس حسین عورت سے کر مجھ سے عشق کرکے کیا پائیگا۔ تو خاکی میں آتشی تیرا میرا نباہ مشکل ہے۔ ہاں تو کہے تو میں ایسی صورت پیدا کردوں جسکو دیکھکر تو میرے عشق سے ہاتھ اٹھالے۔ اور اسکی محبت میں [illegible] جواب تمہیں دینا چاہیئے۔ کہ میں تیرے سوا کسی کا عاشق نہیں۔ اگر تو مجھ سے [illegible] ہو رہی ہے۔ تو [illegible]

میرا خیال بدل سکے۔ تو تکرار نہ کر میری آغوش میں آ۔ مجھے اپنی دوری سے نہ ستا۔ وہ جواب دیگا۔ اے خاکی تجھے اپنے ارادے سے باز آ۔ اگر میرے کہنے کے مطابق عمل کریگا۔ تو سب کچھ پائیگا دین چھٹ جائیگا۔ تم جواب دو۔ میں ہرگز باز نہ آؤنگا۔ تیرے عشق سے ہاتھ نہ اٹھاؤنگا۔ اگر تمام جہان کی بادشاہی ملے۔ تب بھی تیرے عشق کے مقابلے میں اسپر کبھی خیال نہ کرونگا۔ اس کے بعد پھر اسم پڑھو۔ سایہ کہیگا۔ دیکھ ظالم مجھے نہ ستا۔ باز آ۔ تم کہو۔ یہ میرا آغوش وا ہے جلدی آ۔ سایہ۔ اچھا اے میرے چاہنے والے تو نہیں مانتا۔ تو لے میں تیرے آغوش میں آنیکو تیار ہوں۔ یہ کہکر سایہ تمہاری طرف جھکے گا۔ تم اسکی گردن اپنے دہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس شیشے میں داخل کر دو۔ وہ ہر چند شور مچائیگا۔ کہ اے ظالم کیا کرتا ہے معشوق کی جان لیتا ہے۔ لے میں مرا جاتا ہوں۔ مگر تم ایک خیال نہ کرنا۔ فوراً اسکو شیشے میں بند کر دینا وہ ذرا ہاتھ پاؤں نہ ماریگا۔ شیشے میں اتر جائیگا۔ البتہ منہ سے بہت شور مچائیگا۔ جب وہ دھواں بنکر اس شیشے میں داخل ہو جائے۔ اسوقت اس شیشے کا منہ موم سے بند کر دو۔ مگر خیال رہے۔ کہ منہ اس طریقہ سے بند کیا جائے کہ مطلق ہوا نہ نکل سکے۔ ورنہ وہ تمہارا شیشہ سے نکل کر تمکو بہت ستائیگا۔ پھر تو عجب نہیں۔ اگر جان کا نقصان ہو ہدایت کی لازم ہے۔ کہ اس شیشے کو کسی محفوظ مقام پر دفن کر دو۔ تاکہ کوئی شخص اسکو نکال نہ سکے یا کسی صدمہ سے ٹوٹ نہ جائے۔ پس یہ جوڑہ ہر وقت تمہارے قبضہ میں اور تمہارا تابعدار رہیگا۔ جو حکم دوگے بلا پس و پیش اسکی تعمیل کریگا۔

مسمریزم یا عامل کیلئے خواص اور ہدایات

عامل کو چاہیے۔ کہ ہمیشہ پاک صاف رہے۔ خوشبو کا استعمال عمل پڑھنے کیوقت ضرور کرے۔ لباس صاف رکھے۔ مکان عمل پڑھنے کیواسطے مصفا ہو۔ (۲) نشہ کی چیزوں کا استعمال نہ کرے۔ (۳) بدصحبت سے پرہیز کرے۔ (۴) عورت کی صحبت سے پرہیز کرے۔ (۵) ایام عمل میں حجامت نہ کرے۔ (۶) غذا کم کھائے اور ہلکی غذا کا استعمال کرے۔ غذا جلدی ہضم ہونیوالی ہو۔ (۸) گوشت سے پرہیز کرو۔ (۹) پیاز لہسن۔ ہلدی۔ ادرک۔ سرخ مرچ۔ گرم مصالحہ اگر چھوڑ سکو۔ تو بالکل چھوڑ دو۔ ورنہ کم ضرور کر دو (۱۰) سخت محنت کا کام نہ کرو جس سے تھکے نہیں (۱۱) عمل شروع کرو۔ تو اپنا خیال سب طرف سے ہٹا کر عمل کیطرف کرو۔ (۱۲) نماز اور تسبیح [illegible] (۱۳) زیادہ سونے سے پرہیز کرو۔ (۱۴) حسن پرستی کرو

(۱۵) فحش مذاق سے انکار کرو۔ مذکورہ بالا باتیں عامل کیلئے لازمی ہیں۔ آپ نے یہ بھی ضروری ہے کہ (۱۶) صبح اور شام تفریح کرو۔ قدرت کی نیا منی سے فیض اٹھاؤ۔ دل بہلاؤ۔ اسکا حاصل کو فرحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ (۱۷) جھوٹ مت بولو (۱۸) کبھی ظلم مت کرو۔ (۱۹) حرام کا مال نہ کھاؤ۔ (۲۰) جس چیز پر تمہارا حق نہو۔ اسکو حاصل کرنیکی کوشش نکرو۔ زنا سے پرہیز کرو۔ یہ ہدایات ضروری ہیں۔ انکا خیال ضرور رکھنا چاہیے۔

معمول کے خواص اور ہدایات

(۱) معمول خوبصورت نیک سیرت۔ مہ جبین۔ نازک طبع۔ نازک اندام ہونا چاہیئے۔ (۲) مذہب کا سوال نہیں۔ خواہ کوئی شخص ہو۔ (۳) جامع زیبا ہو (۴) عورت ہو۔ تو بہت مناسب ہے۔ مگر باکرہ ہو۔ بیس سال کے اندر عمر ہو۔ (۵) اگر مرد ہو۔ تو لڑکا ہو جس کی عمر بیس سال کے اندر ہے حسین ہو۔ نازک طبع۔ نازک اندام ہو۔ الغرض ہمہ صفت موصوف ہو۔ تمام نیک خوبیاں موجود ہوں (۶) معمول اور عامل کے سوا اگر اور کوئی نہ ہو۔ تو عمل جلدی اثر کرتا ہے۔ اگر گواہی مقصود ہو۔ تو کوئی ایک شخص جسکو عامل پسند کرے۔ موجود ہو۔ کمرہ ذرا بہتر ہو اور بند کر لینا چاہیئے۔ تاکہ عمل پڑھتے وقت کوئی مخل نہ ہو سکے (۷) معمول کو چاہیے کہ اچھے لباس پہنے جس پر خوشبو کا استعمال کرے۔ ہر طرح خود کو آراستہ پیراستہ کرے۔ عامل کی بات میں دخل نہ دے۔ اگر عامل دھیما ہو جائے۔ تب بھی بول نہ کرے۔ (۸) اگر دخل دیگا عامل کے کام میں تو عمل [illegible] کا نقصان ہے۔ (۹) جسطرح عامل کہے معمول کو اسکی مرضی [illegible] چاہیئے۔ [illegible] ہونا چاہیے۔ [illegible] قالب ہو۔ تب عمل خوب ہوتا ہے۔

نگاہ و پختہ اور زور آور کرنیکا طریقہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عورت اور مرد دونوں عامل ہو سکتے ہیں

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ صرف مرد ہی اس علم سے فائدہ اٹھا سکے۔ بلکہ عورتیں بھی ویسی ہی فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ جیسا کہ مرد اٹھا سکتے ہیں۔ انہیں ہدایات پر عورتوں کو بھی عمل کرنا ہوگا۔ جن پر مردوں کو۔ گو کتاب بجائے خود ایک استاد ہے۔ مگر پھر بھی استاد کا ہونا ضروری درج ہے

مسمریزم کا اصلی راز یا اثر ہونیکی وجہ

(۱) وہ لوگ جو ضد کرتے ہیں (۲) وہ لوگ جو جلسوں میں اسٹیج پر مقابلے میں آجاتے ہیں (۳) وہ لوگ جو مسمریزم کے وجود سے منکر ہیں (۴) وہ لوگ جو اسکو ایک کمائی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ (۵) وہ لوگ جو کچھ نہیں جانتے۔ اور مسمریزم کو بدنام کرتے ہیں۔ (۶) وہ لوگ جنکو اس بات کا یقین ہو۔ کہ ہم پر مسمریزم اثر نہ کریگا۔ (۷) جو قلب کو یکسوئی نہ رکھ سکتے ہوں (۸) جو نشہ کا استعمال کرتے ہوں۔ یا بدکار ہوں۔ زانی ہوں۔ لغلانی ہوں (۹) یا بد اعتقاد ہوں (۱۰) یا بد اصل ہوں۔ ان لوگوں پر مسمریزم کا اثر نہیں ہوتا۔ جسکو لوگ کہتے ہیں۔ کہ عامل کچھ نہیں جانتا۔ مگر یہ نہیں معلوم۔ کہ معمول میں نقص ہے اسمیں عامل کا کیا قصور ہے

معمول کا متاثر کرنیکا طریقہ

مسمریزم کرنے سے پہلے عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنے معمول کو خوب اچھی طرح اس بات کا یقین دلا دے کہ اس پر مسمریزم ضرور عمل کریگا۔ اور عاملوں کے واقعات سنا کر اس کے دل میں مسمریزم کی وقعت پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ اس کو یقین ہو جائے۔ کہ ضرور مجھ پر مسمریزم عمل کریگا۔ اگر اسکا دل بد اعتقاد رہا۔ تو ہرگز اثر نہ ہوگا۔

معمول پر خواب طاری کرنیکا طریقہ

عامل جس شخص کو اپنا معمول بنانا چاہے۔ اس پر اس طرح عمل کا آغاز کرے۔ کہ اپنے دونوں ہاتھ معمول کے سر اور چہرے پر سے اس کے پیٹ اور پاؤں تک لائے۔ اور یہ بلند رکھنے کے تابع ہے۔ کہ عامل کا ہاتھ معمول کے جسم تک لمس تک کو نہ لگنے پائے۔ اور نہ اس قدر فاصلہ پر ہو کہ اثر ہی نہ کرے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ معمول کے قریب ہے مگر اس کے جسم پر مس نہ ہو۔ اور عامل معمول پر ہمہ تن مصروف ہو کر اس طرح نظر جمائے۔ کہ اسے دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہے۔ اور معمول کو لازم ہے۔ کہ وہ عامل کی مرضی کا تابع ہو۔ اور یہ بھی ہو۔ تو بہتر ہے۔ کہ معمول عامل کے عمل پر اعتقاد رکھے۔ تو جلدی اثر ہوتا ہے۔ مگر یہ تو نہایت ضروری ہے۔ کہ معمول عامل کے تو بہ تاملی نگرانے سے رضامند ہو۔ اور خوشی سے اسکو قبول کرے اور دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہیں۔ نظر سے نظر اور دل سے دل تک ایک نورانی تار لگا رہے مگر پلک نہ جھپکنے پائے۔ دونوں کی آنکھیں لڑی رہیں۔ دونوں کے دلوں میں کوئی

وہ دوسرا خیال جگہ نہ پائے۔ دونوں کے خیالات کو منتشر کردینے والی کوئی چیز وہاں موجود نہ ہو۔ اول تو کوئی شخص نہ ہو۔ تو بہتر ہے۔ بلکہ اگر کوئی وہاں موجود ہو۔ تو وہ بھی خاموش۔ اور ہمہ تن مصروف ہو بعض معمول ایسے ہوتے ہیں۔ جن پر جلدی اثر ہوتا ہے۔ اور بعض پر دیر سے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر خواب طاری ہونے سے پہلے سردی یا گرمی یا گدگدی کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنی توجہ کو اور زور دے۔ ذرا معمول پر خواب طاری ہونے کی علامات ظاہر ہوگئی۔ بعض معمول ایسے سخت ہوتے ہیں۔ جن پر گھنٹوں اثر نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں عامل کو استقلال سے کام لینا چاہیے۔ ہرگز گھبرانا نہ چاہیے۔ جو لوگ مسمریزم میں مشاق ہو جاتے ہیں وہ ایسی حالت کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ گھبراتے ہیں۔ بلکہ اور بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ہاں مگر کچے عامل گھبرا جاتے ہیں۔ جس کا انجام ذلت پر ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ معمول عامل سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ یا اس وقت وہ عمل خود عامل پر وارد ہو جاتا ہے۔ اور بعض موقعہ پر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ اس مجمع میں کوئی مسمریزم کا زبردست عامل بھی موجود ہوتا ہے۔ جس کے باعث عامل کا اثر معمول پر نہیں ہوتا۔ نہ عمل اس پر چلتا ہے۔ اس لئے لازم ہے عامل کو کہ کبھی دعویٰ نہ کرے۔ بلکہ عاجزی سے کام کرے۔ اور پہلے کہہ دے۔ کہ اگر اس مجمع میں کوئی صاحب موجود ہوں۔ تو میں ان سے اجازت کام کرنے کی چاہتا ہوں۔ ایسی حالت میں البتہ محفوظ رہ سکتا ہے۔ ہمیشہ عاجزی اور انکساری کو پیش نظر رکھے۔ دعویٰ کرنے سے پرہیز کرے۔ دعویٰ کرنے کیواسطے صرف خدا کی ذات ہے۔ دعویٰ کرنا کسی کام نہیں بشر کو ہرگز لازم نہیں کیونکہ بشر محتاج ہے۔ اور ہر وقت مجبور ہے۔ بعض عاملوں کی مشق اس قدر بڑھی ہوتی ہے۔ کہ وہ چند منٹ میں معمول پر خواب طاری کر دیتے ہیں۔ یہ ان کی دائمی مشق کا نتیجہ ہے۔ جس قدر تم مشق کرو گے۔ اسی قدر زیادہ جلدی کامیاب ہوگے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ خلاف امید بر نکلتا ہے۔ اسلئے عامل کو ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیے۔

دوسری ترکیب خواب طاری کرنیکی

عامل کو لازم ہے۔ کہ معمول کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے نرم پکڑ کے اور خواب آلودہ سے اسکی آنکھوں سے ٹکٹکی لگا کر دیکھے اور اس کی طرف متوجہ کرے۔ اور معمول کو بھی ایسا ہی چاہیے کہ وہ عامل کی طرف اسی طرح دیکھتا رہے۔ جس طرح عامل دیکھ رہا ہے۔ یہ ترکیب مذکورہ بالا ترکیب سے آسان اور سہل ہے

اب عامل کو لازم ہے۔ کہ جو ترکیب اسکے نزدیک آسان اور اچھی ہو۔ اُسی پر عملدرآمد کرے۔ دونوں ترکیبیں تحریر کردی ہیں۔ ایک اور طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ عامل اپنے معمول کے ہاتھ میں کوئی چیز دے دیتا ہے۔ اور تاکید کرتا ہے۔ کہ اس پر نظر جماکر اس کو دیکھتا رہو۔ اس سے بھی معمول پر عامل کا اثر ہوتا ہے۔ اور تیسرا یہ ہے۔ کہ عامل معمول سے اونچی کوئی چیز رکھ کر معمول کو اسکی طرف نظر جماکر دیکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ان دونوں طریقوں سے ایسا نمایاں اثر ہوتا ہے۔ کہ معمول کا بیہوشی سے بچنا امر محال ہو جاتا ہے۔

اعصاب کو مجہول کرنیکا عمل

معمول پر جب تمہارا عمل اثر کر دیگا۔ تو معمول کی آنکھیں بند ہونے لگینگی۔ یا اگر کھلی بھی رہیں۔ تو ان پر ایک سفید جھلی سی نمودار ہو گی۔ اس وقت معمول کو ہرگز ہوشیار نہ خیال کرنا چاہیے۔ کیونکہ نہ تو وہ اس وقت دیکھ سکتا ہے۔ نہ سن سکتا ہے۔ اسکی بینائی زائل ہو جاتی ہے۔ پہلے اس کو نیند محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایکایک اس کا ہوش کھو جاتا ہے۔ یعنی وہ بیہوش ہو جاتا ہے۔ مگر عامل کے سوالوں کا جواب نہایت متانت سے دیتا ہے۔ جیسے ہوشیار آدمی سوچ کر جواب دیتا ہے۔ معمول تکرار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی بحث کرتا ہے۔ اور معقول کیفیت سے جواب دیتا ہے۔ بعض معمولوں کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ عامل سے سونے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس وقت عامل کو بھی لازم ہے۔ کہ انکی درخواست کو رد نہ کرے۔ بلکہ فوراً منظور کرے۔ مگر ان کے سامنے وقت مقرر کر کے وعدہ لیلے۔ کہ کتنے منٹ میں تم بیدار ہو گے۔ جتنے منٹ کا معمول وعدہ کرے ٹھیک اتنے ہی منٹ پر اپنے بیدار ہونے سے عامل کو مطلع کریگا۔ مثلاً کسی معمول سے پانی سے آدھے گھنٹہ سونیکی اجازت لے عامل سے پندرہ منٹ گذرنے کے بعد اس سے دریافت کیا۔ کہ ابھی تم کتنی دیر اور سوؤ گے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ پندرہ منٹ اور۔ کچھ دیر بعد دریافت کہ کتنی دیر اور سوؤ گے۔ اس نے کہا۔ کہ سات منٹ۔ پھر اس کے بعد تین منٹ۔ ناظرین کو سخت تعجب ہوا۔ مگر یہ اس قسم کے راز ہیں۔ کہ سوائے ماہران فن کے دوسرے کی سمجھ میں مشکل سے آتے ہیں۔ البتہ جو شخص عامل کامل ہے۔ وہ ان رمزوں میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور عجیب عجیب عجائبات اور اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کے دیکھنے سے عقل انسان حیران اور ششدر رہتی ہے۔ بعض آدمی جنکو مسمریزم کے وجود سے انکار ہے۔ وہ اسکو شخص بناوٹ خیال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ معمول کو بلانا اور بیہوش کرنا یہ سب بناوٹی ہے۔

اور عامل معمول ہو کر اور فریب سے خلقت کو لوٹتے ہیں۔ اس بات کی بہت اچھی مشق اسطرح ہو سکتی ہے۔ کہ ایک چیز معمول کے بیہوش ہونے کے بعد کسی جگہ پوشیدہ رکھ دی جائے۔ اور پھر معمول کو اسکی خبر نہ کی جائے۔ پھر اس سے دریافت کیا جاوے۔ امید ہے کہ معمول بالکل صحیح پتہ بتائیگا۔ ایک یہ بات بھی ناظرین کو معلوم ہونا ضروری ہے۔ کہ معمول کے ضمیر کے خلاف ہرگز سوال پر زور نہ دینا چاہیئے۔ بعض معمول بعض قسم کے سوالوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ جواب دیتے وقت رک جاتے ہیں۔ تو ان سے اس سوال کو دریافت ہی نہ کرنا چاہیئے۔ مثلاً لفظ موت سے ہر ایک معمول سخت گھبراتا ہے۔ اور جواب دیتے وقت رکتا ہے۔ اس کی وجہ بھی مخفی ہے۔ کہ موت کا حال سوائے خدا کے کون جان سکتا ہے۔ بجز اس کا بتانا معمول کے امکان اور طاقت سے باہر ہے۔ پھر ایسے سوال کا وہ کیا جواب دے سکتا ہے البتہ اگر کسی مرض وغیرہ کی نسبت کسی معمول سے دریافت کرو۔ تو فوراً بتائیگا۔ اور اس کی تشریح اس طرح کریگا۔ کہ اس کے بیان کے سامنے حکیم حاذق بھی عاجز آجائے۔ اور وہ بھی اس قدر تشریح نہ بیان کر سکتے۔ جتنی کہ معمول بیان کر جائیگا۔ اور اس مرض کا نسخہ غالباً صحیح بتائیگا۔ کہ ہر چند معمول سوائے عامل کے دوسرے سے بات نہیں کریگا۔ اگر دوسرے سے بات کرانی ہو۔ تو اس کے سامنے میں کا رابطہ کرانا پڑیگا۔ وہ اس طرح کہ اس کا ہاتھ معمول کے ہاتھ میں دیتا ہوگا۔ تب اسکے ساتھ مخاطب ہوگا۔ ورنہ ہرگز بات نہ کریگا۔ اور بعض معمول اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ بلا واسطہ اور بلا رابطہ ہر ایک کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ خواہ کوئی شخص سوال کرے۔

طریقہ معمول کو آگے کی طرف گرانیکا

اگر معمول کو آگے کی طرف گرانا مقصود ہو۔ تو اپنے دل میں اس بات کو اچھی طرح پختہ کر لو۔ کہ ہم فوراً اس کو آگے گرائینگے۔ اور تنبیہ کو یکسو کر کے اور نظر کو معمول کے چہرہ پر گاڑ کر عمل شروع کرو۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھ لو۔ کہ ہم اس کو آگے کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ عمل فوراً اپنا اثر دکھائیگا۔ یعنی معمول بیہوش ہو کر آگے کی طرف گریگا۔ مگر ہم پہلے اس کا انتظام کر لو۔ کہ اس کے چوٹ نہ لگے۔ ورنہ گرنے سے زخمی ہو جائیگا۔ بہتر ہے کہ کسی شخص کو اس کے سامنے کھڑا کر دو۔ کہ جس وقت وہ گرے۔ تو فوراً سنبھال لے۔ اس طرح معمول صدمہ سے محفوظ رہیگا۔ دوم یہ کہ عمل کرتے وقت اپنی آنکھیں معمول کے چہرے پر

کرادو اور معمول سے کہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھے - اور اسکو پہلے اچھی طرح اس بات کا یقین کرادو کہ تم مسمریزم کرنے لگا ہوں - اور اب تو بیہوش ہو کر آگے کی طرف گریگا - جب سب کام کر چکو - تو قلب کو یکسو کر کے نظر کو قائم کر کے قوت مقناطیسی سے کام لینا شروع کرو - اور یہ اسم پڑھتے جاؤ

ہشمیانا فنائے نانا خوہ بشقوم

پس جب تک تمہارا معمول گر نہ پڑے - اس عمل کو پڑھتے جاؤ - بہت جلدی اثر ہوگا -

طریقہ معمول کو پیچھے کیطرف گرانیکا

طریقہ سب مذکورہ بالا طور پر کرنا ہوگا - صرف بجائے چہرہ کے آنکھوں کی پتلیوں پر نگاہ عامل معمول کی سیدھی رہنی چاہئیں - اور آنکھ نہ جھپکے - اور سنبھالنے والا آدمی بجائے آگے کے پیچھے ہونا چاہیے - اور عمل پڑھتے وقت تم کبھی اپنے دل میں اسی خیال کو جگہ دو - کہ میں معمول کو پیچھے کیطرف دھکیل رہا ہوں - اور یہ اب گرا چاہتا ہے - اور معمول کو بھی یقین دلادو - کہ تم پیچھے کیطرف بیہوش ہو کر گروگے - اسکے بعد طریقہ مذکورہ پر عمل پڑھنا شروع کرو - فوراً اثر کا ظہور ہوگا - اور معمول پیچھے کی طرف گر کر بیہوش ہو جائیگا - جو آدمی سنبھالنے کیواسطے تم نے مقرر کر دیا ہے - اسے لازم ہے - کہ فوراً سنبھالے ورنہ معمول گر کر چوٹ کھا لیگا

معمول کے ہاتھ باندھ دینے کا عمل

معمول کو اچھی طرح اسبات کا یقین دلادو - کہ ہم تیرے ہاتھ باندھ دیتے ہیں - اس کے بعد معمول کو اپنے سامنے ایک کرسی پر بٹھادو - اور دوسری پر خود بیٹھ جاؤ - معمول کی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں کی طرف قائم کرادو - اور خود معمول کے ہاتھوں کو دیکھتے جاؤ - اور دل میں یہ خیال کرلو - کہ میں قوت مقناطیسی کی نوری اسی سے اس کے ہاتھ نظر کے ذریعہ باندھ رہا ہوں - مگر شرط یہ ضروری ہے - کہ ذہن کو یکسوئی حاصل ہو - اور اس کے سوا تمہارا مطلب ہے - کہ دوسرا خیال تمہارے دل میں پیدا نہ ہونے پائے - اور نہ کوئی شخص تمہارے عمل پڑھنے کے وقت مخل ہو - عمل یہ ہے ارشنا صلصلہ ون الا الانسان ۵ مو نوعا ہلبین ظہو (۱) ایں فوراً تمہاری مرضی کے موافق اثر ہوگا - اور معمول کے دونوں ہاتھ ایسے بندھ جائینگے جیسے رسی نے جکڑ دے - ہزار در ہزار کوشش سے بھی نہ کھلینگے - تاوقتیکہ تم خود ان کو نہ کھولو -

آنکھوں کے ذریعہ خواب طاری کرنا یا آنکھیں بند کرنا

مذکورہ بالا طریقہ سے معمول کو کرسی پر بٹھا کر قلب کو یکسو کر کے اس خیال کو دل میں خوب طور سے یقین کرو۔ کہ میں صرف آنکھوں کے ذریعہ اس کی یعنی معمول کی آنکھیں بند کر دونگا۔ اور معمول کو بھی یقین دلا دو۔ کہ میں آنکھوں کی کشش سے تجھے سلا دونگا۔ تیری آنکھیں بند کر دونگا اس کے بعد معمول سے آنکھیں لڑاؤ۔ اور خیال رکھو۔ کہ دونوں میں سے کسی ایک کی بھی آنکھ جھپکنے نہ پائے۔ اور دیگر خیال بھی دونوں کے دلوں میں نہ آنے پائے۔ دونوں کے دل میں یہی خیال موجیں مار رہے ہوں۔ اور عامل اپنا عمل شروع کر دے۔ اور یہ اسم پڑھے (یا الموصل چشمتا خواب بتا) ایک سو چالیس مرتبہ پڑھو۔ یا جب تک اثر نہ ہو پڑھتے جاؤ۔ ضرور اثر ہوگا۔ جاننا چاہیئے۔ ہر ایک اسم کا ورد بے تعداد اس وقت تک رکھنا چاہیئے۔ جب تک معمول حسب مرضی کام نہ کرنے لگے۔ یا جیسا تم چاہتے ہو ویسا نہ ظاہر ہو۔ اگر دیر لگے۔ تو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مسمریزم کا دارو مدار معمول کی طبیعت پر ہے۔ جیسی معمول کی طبیعت ہوگی۔ ویسا اثر ہوگا۔ اگر طبیعت نرم ہے۔ تو فوراً ظہور ہوگا۔ اگر طبیعت سخت ہے۔ تو بہت محنت کی ضرورت ہے۔ عامل کو لازم ہے۔ کہ گھبرائے نہیں استقلال سے کام لے بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہیں دماغی کمزوری کی وجہ سے حیران کرتے ہیں۔ جب کبھی ایسا کوئی کام شروع ہو جائے عامل کو مستقل مزاج ہونا چاہیئے۔ اگر گھبرا گیا تو کام خراب سمجھنا چاہیئے۔

معمول کو کامل طور پر مسمرائز کرنیکا طریقہ

معمول کو بیہوش کرانے کیلئے اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اسے کرسی پر بٹھایا جائے۔ اور اس طریقہ سے بٹھایا جائے۔ کہ اس کے دونوں کندھے سیدھے رہیں۔ اور آپ خود دہنی طرف کھڑے ہو جائیں۔ اپنے انگوٹھے اور پہلی تین انگلیوں سے معمول کی کنپٹی کو آہستہ آہستہ سہلانا شروع کریں۔ اور باتیں بھی کرتے رہیں۔ اسکی کنپٹی کو پکڑ لیں۔ جس سے اس کو تکلیف محسوس نہ ہو۔ مگر پہلے جو آپ نے ترکیب سوچی ہو اس کے دماغ میں اچھی طرح بٹھا دو اس کو اس بات کا یقین دلا دیں۔ کہ میں تمہاری رگ کو دبا رہا ہوں۔ مسمرائز کرتا ہوں جب تم سب کچھ کر چکو گے۔ جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ تو اس کے دماغ میں خون گردش کرنے سے رک جائیگا یہ ایک قدرتی قاعدہ ہے کہ انسان کے دماغ میں بیداری کے وقت خون زیادہ ہوتا ہے اور سوتے وقت کم لیکن یقین کرنا لازمی ہے۔ جب دماغ میں خون کم ہو جاتا ہے تو نیند کا آنا لازمی ہے اور

جب وقت مقرر آئے۔ تو اس کے دماغ میں وہی خیالات بھرے ہوئے ہوں جن کی تم نے امید دلائی تھی۔ پس تم اپنی قوت مقناطیسی سے اس کی آنکھوں کے خیال میں وہی نقشہ پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جس کا وہ خواہشمند تھا۔ ضروری بات ہے۔ کہ اس کو حالت خواب میں وہی نظارہ نظر آئیگا جس کا وہ طالب تھا یعنی جس ملک کی وہ سیر کرنا چاہیے۔ وہ ملک اس کو معلوم ہوگا۔ بلکہ وہ یہ معلوم کریگا۔ کہ میں اس وقت اسی شہر میں ہوں۔ اس عرصہ میں تم اس سے یہ سوال کرو گے۔ اس کا ٹھیک جواب دیگا۔ تمام حالات بتائیگا۔ جو کچھ آنکھوں کے خیال میں اس کو نظر آئیگا۔ زبان کی مدد سے تم کو بتائیگا تمام حال سنائیگا۔ ایک یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اگر کسی جگہ تمہیں ناکامی ہو۔ یا تم سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ تو تم شرمندہ ہو کر ہمت نہ چھوڑو۔ بلکہ پہلے سے زیادہ مستعدی سے کام کرو گے۔ اس کو تم غرور کا سبب ہو جاؤ۔ یہ معلوم کر کے مت شرماؤ۔ کہ معمول کو تمہاری غلطی معلوم ہو گئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر تم ہزار غلطیاں کرو گے۔ تب بھی تمہارا معمول ان کو برائے نام بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اس علم سے ناواقف محض ہے۔ البتہ تم خود کوشش کرو۔ کہ دوبارہ تم سے ویسی غلطی پھر نہ سرزد ہو۔

معمول کو میدان جنگ کا مشاہدہ آنا

جب عامل معمول پر اپنی توجہ مبذول کرتا ہے۔ تو معمول کی آنکھیں بند ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور اس پر ایک خمار سا چھا جاتا ہے۔ اور معمول اس قدر محظوظ ہوتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اس کو اس حالت سے بیدار نہ کیا جائے۔ بلکہ ہمیشہ اور ہر وقت یہی حالت طاری رہے۔ یہ عمل نہایت آرام دہ اور راحت بخش ہے ہم کو لازم ہے۔ کہ معمول کو اچھی طرح اس امر کا یقین دلا دو۔ کہ اگر کوئی شخص دنیا میں جادوگر یا مسمریزم کا عامل ہے۔ تو وہ تم ہو۔ اور جو کچھ تم کہتے ہو۔ معزز ماس سے بھی زیادہ کر دکھاؤ گے۔ مگر اس قدر مبالغہ نہ کرو۔ کہ معمول تم کو دروغ گو خیال کرے۔ اور تمہاری بات کا اثر نہ ہو۔ اگر معمول کی یہ خواہش ہے۔ کہ میدان جنگ کا نظارہ دیکھے۔ تو اس سے دریافت کرو۔ کہ کون سی جنگ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ کس وقت کی اور کس شخص کی۔ کیونکہ تم کو عمل میں وہی نام اور اسی جنگ کا نظارہ لانا پڑیگا جس نظارہ جنگ کا عامل طالب ہو۔ تم کو لازم ہے۔ کہ عامل کو ایک پلنگ پر دراز کر دو۔ اور جب لٹا دو دونوں ہاتھ معمول کے سینہ پر رکھ دو۔ اور اس کو کہو کہ آنکھیں بند کر۔ میں تجھے وہی سین دکھاتا ہوں مگر تو اپنا دھیان صرف اسی طرف لگا کر کہ میں نظارہ جنگ دیکھ رہا ہوں۔ اور تمام خیالات اپنے دل سے دور کر دے۔ اس کے بعد تم خود اپنے دل کو تمام خیالات سے پاک کر کے معمول کی پیشانی پر

کھڑے ہو اور معمول کے سینہ کو اپنی نظر کی کشش سے پاس کرو۔ یعنی برابر ٹکٹکی باندھکر معمول کے سینہ کو اسطرح دیکھنا شروع کرو کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے اور اپنے دل میں یہ خیال پختہ طور پر جمع کریں عامل کی روح کو وہی نظارہ دیکھا رہا ہوں۔ جوں جوں تمہاری نظر گہری اور قوت دار ہوتی جائیگی۔ اسی قدر معمول کو کامیابی ہوتی جائیگی۔ تم اس وقت یہ عمل پڑھنا شروع کرو۔

یا ۲۱ ایوصل اثر انیکا نظارہ تون قتو وجد نعتا

جب تک تمہارا معمول خوف اور دہشت سے لرزہ جائے۔ اس وقت تک برابر پڑھتے جاؤ۔ اور معمول سے دریافت کرتے جاؤ۔ کہ اب کیا نظر آتا ہے۔ وہ جیسا بیان کریگا کہ فلاں شخص نے فلاں شخص کو قتل کیا۔ فلاں کو اژدھا کھا جاتا ہے۔ فلاں لشکر نے شکست کھائی۔ فلاں آدمی گرفتار ہو گیا۔ وہ خوب چیخے گی۔ اسی قسم کی باتیں کریگا۔ اسکے بعد جب وہ بیدار ہونیکی درخواست کرے۔ اسے اچھی طرح ٹاکر بیدار کردو۔

بہت سے معمولوں کو ایک ساتھ سلا دینا

یہ عمل جب عامل کامل نہ ہو۔ نہیں ہو سکتا۔ اسمیں برسوں کی مشق کی ضرورت ہے۔ کم از کم سات سال کی مشق ہو جب اتنا اثر پیدا ہوگا کہ تم تمام مجمع کو اپنے عمل کے اثر سے مسحور کرسکو گے۔ معمولی عامل اسمیں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔ بلحاظ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ بہت سے مجمع کو ایک ساتھ مسحور کرسکو۔ تو اس کے واسطے مشق کرو۔ ہمیشہ اپنی نظر کی مقناطیسی تعداد روزانہ آدمیوں پر بڑھاتے رہو۔ یعنی عمل پہلے ایک سے شروع کرو۔ اسکے بعد میں اضافہ کرتے جاؤ۔ سات سات سال تک برابر مشق کرنے سے تمہاری یہ کیفیت ہو جائیگی۔ کہ اگر ہزار آدمی کا مجمع ہوگا۔ تو تم سب کو مسحور کرسکو گے۔ یہ تمہاری قوت نظر پر ہی منحصر ہے [illegible] اسکے ایسا ہی سات سال [illegible] بس یہ ہے۔ دریا مجمع [illegible] مسحور [illegible] روزانہ [illegible] اثر [illegible] ورد [illegible] جلد کامیاب ہوگے۔ لیکن یہ کہ تمہاری قوت جلد کیا [illegible] معمول کو یہ بات قوت پر ہی موقوف ہے۔ سات پر موقوف نہیں۔ اگر قوت اچھی ہے تو جلدی بھی ہو سکتا ہے۔ مگر مشق کیلئے یہ بات ضروری ہوگی۔

معمول پر خواب کی حالت طاری کرکے کوئی بات کہلوانا

عامل کو لازم ہے کہ اپنے معمول کو سب سے پہلے مسمریزم کے کارنامے سنائے۔ اور اسکے بعد بات کا یقین دلائے۔ [illegible] مسمریزم [illegible] ہے [illegible] دنیا میں [illegible]

ہے۔ وہ یہ ہوں۔ اور ابھی عمل کر کے تمہاری عادت چھڑوا دیتا ہوں۔ اسکے بعد معمول کی آنکھوں سے آنکھیں لڑا کر معمول کو بیہوش کرو۔ جسوقت معمول بیہوش ہو جائے۔ تو اُسے خوب طور سے اُس چیز کی برائیاں سمجھاؤ۔ اسکے بعد اس سے وعدہ لو۔ کہ تم ہوشیار ہو کر اس چیز کی استعمال ترک کر دوگے۔ جب وہ پکا اقرار کریگا۔ اسوقت اسکو ہوشیار کر دو۔ یا ایوصل الذی اتروک ۲ الا ذات من ۲ نسان)

عمل کے ذریعہ اعصاب کو سُن کر دینا

بزرگوں نے مدام کے اگر آپ بیہوش کر کے کسی اعصاب کو شکر نا یا کاٹنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا طریقہ سے مریض کو بیہوش کر کے اس اعصاب کو جسکا سُن کرنا مقصود ہو۔ پاس کرنا شروع کرو چالیس پاس جب تم اس اعصاب پر کر چکو تو دس پاس طرح اور کرو۔ کہ اپنے دل میں خیال جماؤ کہ ہم اس عضو کو سُن اور بیکار کرنا چاہتے ہیں۔ قلب کو یکسو کر کے دس پاس اور کرو۔ کل پاس پچاس ہو جائینگے۔ اسکے بعد اسبات کا اطمینان کرو۔ کہ آیا تمہارا عمل پورا ہوا یا نہیں۔ معمول کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں۔ اور اسکا اطمینان چٹکی کاٹنے سے ہو سکتا ہے۔ اگر عضو سُن ہو گیا ہوگا تو معمول کو چٹکی کاٹنے سے ہرگز محسوس نہ ہوگا۔ اور اگر عمل کا اثر پورے طور پر نہیں ہوا تو اسکو درد محسوس ہوگا۔ الغرض عامل کو لازم ہے۔ کہ بغیر اطمینان کئے کوئی کام جلد بازی سے نہ کرے ورنہ خود کو شرمندگی اور تکلیف کا موجب ہونا ہے۔ ہر ایک کام اطمینان سے کر کے کرنا اچھا ہوتا ہے۔

چھڑی کو سانپ بنا دینا

ایک لکڑی میدان میں ڈالدو۔ اور معمول کو کہو۔ اپنی آنکھیں اسکی طرف دیکھنے میں محو کر کے اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھے۔ اور دل میں یہ خیال جمائے۔ کہ یہی لکڑی اب سانپ بنکر چلنے لگیگی اور تم بھی اس لکڑی پر ٹکٹکی لگا کر دیکھو۔ اور دل میں اس خیال کو جگہ دو۔ کہ میں اپنے عمل کے زور سے اس لکڑی کو اپنے معمول کو سانپ بنا کر دکھلا رہا ہوں۔ اور یہی قوت مقناطیسی سے بھی اسکو دیا دو لگا۔ اور یہ سانپ کیطرح چلنے لگیگی۔ اسکے بعد یہ عمل ایک ہزار ایکسو گیارہ مرتبہ پڑھو۔

ایو نہاس مار سیاہ رفتار پیدا شد

تمہارا عمل جسوقت ختم ہوگا۔ تمہارا معمول اس لکڑی کو سانپ کی طرح چلتا ہوا پائیگا اور اس سے خوف کھائیگا۔ معمول کے سوا باقی سب کو لکڑی معلوم ہو گی۔ مگر معمول اسکو مار سیاہ پائیگا۔

کچے آلو کو سیب بنا دینے کا عمل

کچا آلو لیکر اس کو کمرے کے بیچ میں رکھدو۔ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دو اور خود معمول کی پس پشت پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور معمول کو یہ یقین دلا دو کہ یہ آلو تھوڑی دیر میں تمہارے دیکھتے دیکھتے سیب بن جائیگا۔ معمول سے کہو کہ اسکی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھے۔ اور تم ساتھ ہی اس آلو کو اپنے ہاتھ سے پاس کر دو اور پھر اپنی جگہ آکر کھڑے ہو جاؤ۔ معمول کو ہدایت کرو کہ برابر اس آلو کو دیکھتا رہے آنکھ جھپکنے نہ پائے۔ اسکے بعد تم بھی اس آلو پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھو اور اپنے دل میں یہ خیال پورے طور پر جما لو کہ میں اپنے دل کو یہ آلو سیب بنا کر دکھا دونگا۔ تو اپنی ذہنی طاقت [illegible] پر [illegible] کہ اس کے ارادے سے یہ آلو ضرور سیب ہو جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد تمہارے معمول کی آنکھیں اسی آلو کو سیب کی شکل میں پائینگی۔ تم معمول سے دریافت کرو کہ اب کیا نظر آتا ہے۔ اگر وہ آلو بتائے تو تم اور بھی اپنی نظر کو زور دو۔ اگر سیب بتائے تو بس مطلب پورا ہوگیا۔

روحوں سے معمول کی ملاقات کرا دینے کا طریقہ

روحوں سے ملاقات کرا دینا یا روحوں کو بلانے کا طریقہ بیان کرتے ہیں جو بالکل صحیح اور آزمودہ ہے۔ جنہیں مشق کرنے کا شوق ہو [illegible] کرکے دیکھ لے روح کو بلانا اور سوال کرنا۔ اور جواب حاصل کرنا۔ ایک نہایت مفید طریقہ ہے۔ جو ہم درج کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کے بہت سے طریقے ہمکو معلوم ہیں۔ مگر سب کو نظر انداز کرکے اسکی جگہ صرف ایک طریقہ درج کرتے ہیں جو نہایت سہل طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ عامل بہت جلد کسی روح سے ملاقات کرا سکتا ہے۔ اس عمل میں اول تو یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ جس مکان میں یہ عمل کیا جائیگا۔ وہاں [illegible] کا ہونا ضروری ہے [illegible] مکان کے اس کمرے کو خوب لیپا پوتا جائے [illegible] مقصود ہے۔ وہ شور و غل سے خالی ہو۔ نہ زیادہ روشنی ہو نہ زیادہ تاریک ہو کیونکہ [illegible] ضروری ہے۔ کمرہ ہوادار ہو۔ مگر بالکل کھلا ہوا نہ ہو۔ مختصر مکان ہو۔ بڑا نہ ہو [illegible] نہ ہو [illegible] مکان میں کوئی [illegible] نہ ہو [illegible] کوئی چیز خیالی [illegible] نہ ہو [illegible] مکان میں گھنٹہ نہ ہو۔ وغیرہ وغیرہ

ہمیشہ کے لئے بنانے کی ترکیب جس پر ہر روح بلائی جائیگی

میز اس طرح بنانا چاہئے کہ ایک بہت باریک تختہ لیکر اس میں ایک گول [illegible] تراش کر [illegible]

وارنش یا رنگ پالش وغیرہ نہ کیا ہوا ہو۔ اس کے لمبائی یک گول لکڑی کا چھوٹا تختہ تین انچ کا چکلی کی بلند ہو کر اسکے نیچے لگا دو۔ اور اس میں ایک گول لکڑی تقریباً تین فٹ لمبی لگا دیں۔ اور اسکے نیچے تین پائے لگا دیں۔ بلندی اس قدر ہونی چاہیئے کہ فرش پر بیٹھ کر اسکے اوپر آسانی سے ہاتھ رکھا جا سکے۔ یا کرسی پر بیٹھ کر یہ محض عامل پر موقوف ہے جیسا کہ مناسب ہو کرے۔ ان سب چیزوں کا مجموعہ میز ہوگا۔ مگر میز میں کیل مطلق نہ ہو یہ خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔

ترکیب عمل

ترکیب عمل روح کو بلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ یا چار آدمی میز کے گرد کرسی یا فرش پر بیٹھیں اور آہستہ سے میز پر ہاتھ رکھیں اور انگلیاں سینہ سے ملی رہیں۔ اور ہتھیلی اونچی رہنے دیں اور انگلی سے آہستہ آہستہ تختہ پر حرکت دیتے رہیں۔ یہ عمل روزانہ آدھ آدھ گھنٹہ ایک ہفتہ تک۔ آخری روز اس میز پر روح مطلوب آئیگی جسکو بلانا چاہیئے۔ وہی روح نمودار ہوگی اور تم سے جواب سوال کریگی۔ جو تم دریافت کرو گے۔ اس کا جواب دیگی۔

گفتگو کرنے کا طریقہ

آخری روز میز سے سوال کرو۔ کہ اگر تجھ میں کسی کی روح آتی ہے تو ایک پایہ گرا۔ پس اگر پایہ گر گیا تو دیکھ لو۔ کہ روح جسکو تم نے بلایا ہے۔ آگئی ہے۔ پھر اس سے حسب منشا سوال کرو۔ مثلاً فلاں شخص کہاں ہے وہ کب آئیگا۔ چوری کی چیز ملیگی یا نہیں۔ اگر ملیگی تو ایک بار نہ دو بار پائے اٹھا کر زمین پر مارے۔ پس جیسے خبر ملے آگے اسکے حوالے سمجھو۔ اگر دوسرا شخص سوال کرنا چاہے۔ تو روح کا … تذکرہ … پھر میز پر … اور اسے … جواب ملیگا۔ سوال کرنے سے پہلے یہ … (۱) السلام علیکم۔ اگر تمہارا سلام قبول ہے۔ تو میز کا پایہ گرا دو۔ جواب جیسا ملے۔ نتیجہ نکالو۔ (۲) آپ خیر سے ہیں۔ … نشان کیلئے پایہ کا ایک یا دو چار دفعہ گرنا قرار دو۔ اس سے جواب سمجھ لو۔ (۳) پایہ تمہارے سوال کے بغیر ہرگز نہ گریگا (۴) یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ روح کیساتھ دل لگی۔ مذاق یا خلاف تہذیب سوال نہ کرنا چاہیئے (۵) روح اگر ناراض ہو گئی۔ تو پھر نہ آئیگی۔ (۶) (۷) ممکن ہے۔ کہ کوئی نقصان بھی پہنچا سکے (۸) تمہاری بغیر اجازت نہیں جا سکتی

حیوانات کی تسخیر کا طریقہ

حیوانات - پرند یا ند پر تحریر ہیلے پہل تجربہ کیلئے بلی - کتا - گائے - بھینس خوب ہے۔ ان جانوروں پر خواب مقناطیسی طاری کرنا بہتر ہوگا۔ اس سے اس بات کا بھی خوب موقعہ ملتا ہے کہ عامل محض خیالی ہی نہیں - بلکہ عامل کا عمل ضرور پڑتا ہے۔ اسمیں دھوکہ فریب ہرگز نہیں ہے جو لوگ اس عمل سے واقف ہوں - وہ دل ہی دل میں اس کا مزہ لیتے ہیں۔ مگر دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے۔ اگرچہ بعض اصحاب نے بخل سے کام نہیں لیا - انہوں نے محض انسانی ہمدردی کے خیال سے اس فن کی کتابیں شائع کی ہیں۔ مگر ان کی عبارتیں اس قدر طول طویل ہیں کہ جیسے مطلب فوت ہوگیا ہے ہم نے اول تو الیسی کتاب میں بہت کچھ لکھدیا ہے۔ مگر جو کچھ باقی رہ گیا ہے۔ وہ انشاءاللہ اس کتاب کے دیگر حصہ میں ناظرین کے سامنے بہت جلد بشرح بیان پیش کر دونگا - ان دونوں حصوں کے مطالعہ اور عمل سے انشاءاللہ آپ پورے مسمریزم کے عامل ہو جائینگے۔ دو حصہ اسلئے کئے جاتے ہیں - کہ ایک حصہ میں پورا مضمون نہیں آسکتا - اس قدر طول مضمون جو ہم نے بہت ہی اختصار سے لکھا ہے - مگر پھر بھی ایک حصہ میں پورا نہ آسکا اسلئے دو حصہ کئے گئے۔

اور لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے - وہ اس قدر طول اور طویل ہے کہ پڑھنے والا گھبرا جاتا ہے آخر میں بعض دفعہ ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا - اگرچہ لائق مصنفوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرد گذاشت کا باقی نہیں رکھا - مگر چونکہ اس قدر طول شوقینوں کو بہت ہی برا معلوم ہوتا ہے - بلحاظ گھبرا کر کتاب اور عمل دونوں کو چھوڑ دیتے ہیں - ہم نے ان سب باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ دو حصہ لکھے ہیں - امید ہے انشاءاللہ ناظرین اسکے مطالعہ سے خوش ہونگے - اور ہماری محنت کی داد دینگے۔

آمدم برسر مطلب

چند منٹ آپ نظر جما کر ایک بلی کی طرف دیکھو - اگر بلی کا رنگ سیاہ ہو - تو اور بھی بہتر ہوگا - اسکے بعد پاس کرو - فوراً اس پر خواب مقناطیسی طاری ہو جائیگا

معمول سے خزانہ یا دفینہ معلوم کرنا

عامل اپنے معمول کو خواب مقناطیسی کے اثر سے بیہوش کرے - اس کے بعد اس کی آنکھوں کو ستر مرتبہ پاس کرے اور اپنے دل میں یہ خیال پورے طور پر جمائے - کہ میں اپنے معمول سے

دفینہ معلوم کرونگا ۔ مگر معمول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے ۔ کہ کسی کام کیلئے اس کو بیہوش کیا گیا ہے ۔ جب یہ کام کر چکے ۔ تو معمول سے سوال کرے ۔ آیا جو جگہ اس کے خیال میں خزانہ مدفون کا گمان ہو ۔ معمول سے اس طرح دریافت کرے ۔ کہ بتلاؤ عالم باطن کے سیر کرنے والے معمول اس جگہ کیا چیز ہے ۔ اگر اس جگہ در اصل دفینہ یا خزانہ ہے ۔ تو معمول فوراً بتا دیگا ۔ ورنہ جواب نفی نہیں ملیگا ۔ کہ اس جگہ کچھ نہیں ہے ۔ جو کچھ معمول بیان کرے ۔ وہ بالکل درست بعد صحیح سمجھنا چاہیئے ۔ اسمیں ذرا بھی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے ۔

ہپنوٹزم یا کلیئر اسٹیشن یا روشن ضمیری کا بیان

کامیابی اور بغفوری سی کوشش سے ہپناٹزم کرنے کیلئے تمام صفات کی ضرورت ہے ۔ جو مسمرائیزر میں عامل مسمریزم میں ہونی چاہئیں ۔ اسکے احکام ناطق مستقبل اور مضبوط ہوں جس سے معمول پر اپنے خیالات جما سکے ۔ ہپناٹزم کا اصلی راز یہ ہے ۔ کہ مستقبل ارادے سے دو تین منٹ تک کسی ایک شے کی طرف دیکھا جائے ۔ اور اس زمانے میں قلب بھی ایک ہی خیال پر قائم رہے

اہل اسلام اور اہل ہنود کے صوفیہ طریقہ سے اکثر تیز حس لوگوں کو روشن ضمیری ہو جایا کرتی ہے ۔ اس کا سبب یہ ہے ۔ کہ وہ لوگ یہ قاعدہ استعمال کرتے ہیں ۔ کہ ناک کے بانسے کو نظر جما کر دیکھنے کی ہدایت کرتے ہیں ۔ اور واقعی یہ ایک پُر اثر طریقہ مانا گیا ہے ۔ اس طریقہ سے اکثر تیز حس لوگ روشن ضمیر ہو جایا کرتے ہیں ۔

معمول کو سمجھا دیا کرے ۔ کہ اس شے کی طرف خوب غور سے دیکھئے ۔ جو دیکھنا ہے ۔ جو چمکیلی چیز اس کے ہاتھ میں تم نے دیدی ہے ۔ اس کا اثر یہ ہوگا ۔ کہ اول پتلیاں سکڑنی شروع ہونگی ۔ اسکے بعد پھیلنے لگیں گی

جب اس حالت کو کچھ عرصہ گذر جائے ۔ اور معمول کی آنکھوں سے غنودگی کے آثار ہویدا ہوں ۔ تو اپنے ہاتھ کی اول اور دوسری انگلیاں ذرا پھیلا کر اور علیحدہ علیحدہ کر کے اس چمکدار شے کے قریب سے معمول کی آنکھوں تک ہونٹوں کے پاس لے جاؤ ۔ امید غالب غالب ہے ۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہو جائینگی ۔ اور اگر شائد کھلی رہیں ۔ تو تم دوبارہ وہی عمل کر کے معمول کو ہدایت کرو ۔ کہ اب کے اس مرتبہ یہ ہاتھ تمہاری آنکھوں کے پاس لاؤں

تو فوراً آنکھیں بند کر لینا۔ مگر اس سے قبل برابر توجہ کے ساتھ چمکدار چیز کی طرف دیکھتے رہنا
مذکورہ صدر طریقہ سے ناظرین میرا مطلب تو ضرور سمجھ گئے ہونگے۔ مطلب یہ ہے
کہ معمول اس شے کا خیال برابر قائم رکھے۔ لیکن ہر حالت میں ضروری نہیں ہے عمل
عامل کا یہ اس حالت کا جس میں وہ داخل ہے۔ معمول کا خیال بھی وہی کام دیدیا کرتا ہے
ہمارا اپنا طریقہ تو یہ ہے۔ کہ ہم اپنے معمول کو کرسی پر بٹھا کر اور کوئی چمکدار چیز اسکے
ہاتھ میں دیکر اسے حکم کرتے ہیں۔ کہ اس کو برابر دیکھتا رہے۔ اور اس کے سوا کوئی دوسرا
خیال اپنے دل میں نہ آنے دے۔ اور برابر توجہ سے اسی چیز کی طرف لگاتار دیکھتا رہے
اس کی طرف نظر جما کر اور طرف نہ دیکھے۔ نہ کوئی فضول خیال اپنے دل میں آنے دے
نہ خود کسی سے سوال کرے۔ نہ کسی کو جواب دے۔ ہمہ تن اسی طرف مصروف رہے۔
چند منٹ پریکٹس کرنے سے اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور ایسی بند ہوتی ہیں کہ
باوجود ہزار در ہزار کوشش کے بھی نہیں کھلتیں۔ اگر اس وقت میں معمول سے کہتا ہوں کہ
تم اپنی آنکھیں کھولو۔ تو بھی وہ نہیں کھول سکتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا۔ کہ تمہارے ہاتھ
تمہارے گھٹنوں سے چپک گئے ہیں۔ ان کو علیحدہ کرو۔ معمول نے انکو الگ کرنیکی بہت کوشش
کی۔ مگر دراصل وہ الگ نہ ہوئے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ میں اسکو یقین دلا چکا تھا۔
کہ تمہارے ہاتھ چونکہ چپک گئے ہیں۔ اس لئے اب انکا علیحدہ ہونا بغیر میرے حکم کے ناممکن
ہے۔ ہم اس سے متواتر بات چیت کر رہے تھے۔ اور ہر مرتبہ معلوم کر لیتے تھے۔ کہ آیا کوئی
نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ پھر ہم اسکا ہاتھ اٹھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے تھے
وہ ہاتھ ایسا بے حس ہوتا تھا۔ کہ چھوڑا اور گرا۔ اور جس طرح گرا۔ اسی طرح رہ گیا
جب ہم نے اس کی آنکھوں کو پھونک ماری اور یقین دلایا۔ کہ اب وہ اثر زائل ہو گیا۔
تو فوراً اسنے آنکھیں کھولدیں۔ لیکن آنکھیں کھول دینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک وہی
مقناطیسی کیفیت اس پر طاری رہتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا سخت تھکا ہوا ہے
اس کے سوا ایک اور طریقہ ہے۔ یہ بھی میں اکثر استعمال کرتا رہا ہوں۔ یعنی معمول
کو خواہ وہ کسی عمر کا ہو۔ کرسی پر بٹھا کر اس سے کہا۔ کہ تم سو جانے کی کوشش کرو۔ اور
سوا اس کے کہ تمکو نیند آ جائے۔ اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دو۔ اور
اسی میں مستغرق ہو جاؤ۔ کہ تمہیں نیند آ رہی ہے۔ اسکے ساتھ ہی ہم بار بار اس کو سطرح

یقین بھی دلاتے جاتے تھے۔ مثلاً دیکھو اب تمہاری آنکھوں میں نیند آ رہی ہے۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھوں میں نیند آ رہی ہے۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھیں بند ہونے لگیں۔ تمہاری آنکھیں خمار آلودہ ہو گئی ہیں۔ تمہاری ہر ایک بات سے نیند کا اظہار ہو رہا ہے۔ وہ دیکھو تمہاری آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں۔ تم پر تھکان چھا رہا ہے۔ اب تم سو جاؤ گے۔ وہ دیکھو تمہارے ہاتھ سو گئے۔ اب تو پیر بھی سو گئے۔ تمہارے بدن پر نیند نے اپنا قبضہ کر لیا۔ تمہارے دماغ پر بھی نیند نے اپنا قبضہ کر لیا۔ اب تو تمہارے خیالات بھی منتشر ہو گئے بس اب تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ اب تو تم بالکل ہی سو گئے۔ سو جاؤ۔

اتنا کہنے سے معمول نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور ہم نے یوں دریافت کرنا شروع کیا۔ جس سے پورا پورا اطمینان ہو جائے۔

ہم۔ کیا تم سو گئے۔

معمول۔ ہاں۔

ہم۔ کیا تم اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتے۔

معمول۔ نہیں۔

ہم۔ (معمول کا ایک ہاتھ اونچا کر کے) تم اس ہاتھ کو نیچے گرا دو۔

معمول۔ میں کوشش کر چکا۔ ہاتھ نہیں گرتا۔

ہم۔ کیا تم کسی خوش الحان کے گانے کی آواز سن رہے ہو۔

معمول۔ بیشک کوئی عورت بڑے شیریں سروں میں گا رہی ہے۔

ہم۔ کیا اس کے ساتھ باجہ بھی بجتا سنتے ہو۔

معمول۔ ہاں۔ ہارمونیم باجہ بڑے زور شور سے بج رہا ہے۔

(کوئی چیز معمول کو دیکر) دیکھو یہ خرگوش کتنا خوبصورت ہے۔

معمول۔ واقعی اس کی پشم کتنی ملائم ہے

ہم۔ اب تم آنکھیں کھول دو۔

معمول۔ میں کوشش کر چکا ہوں۔ میری آنکھیں نہیں کھلتیں۔

(چٹکی بجا کر) اب معمول [illegible] کھل جائینگی۔ آنکھیں کھول کر تم اس خرگوش کو دیکھو۔ اسکے بعد تم پھر سو جاؤ گے۔ اور جب تک میں تم کو حکم نہ دونگا۔ تم [illegible] آنکھیں

کھولدو۔ اور دیکھو۔ کیسا خوبصورت خرگوش تم کو میں نے دیا ہے۔
معمول دا آنکھیں کھولکر واقعی میری آنکھیں اب بلا کوشش سے کھل گئیں۔ ہاں دیکھو کتنا پیارا خرگوش ہے۔ آپ نے بھی دیکھا۔ اسکی پشم کتنی نرم اور سفید ہے۔ (پیار کرنا)

پیارے ناظرین۔ غرض بات یہ ہے۔ کہ انسان کے خیال کو خدا نے بہت بڑی قوت دی ہے۔ جسطرح آپ کوئی خیال کرتے کرتے سو جاویں۔ تو وہی صورت خواب میں مجسم آپ کو نظر آتی ہے۔ یہی حالت بیداری کے خیال کی ہے۔ اگر آپ کی مشق بڑھی ہوئی ہے تو آپ بیداری میں بھی وہی سین مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ جو خواب میں اصل جیسا انسان کا خیال اور قوت مقناطیسی ہے۔

پس یہ عمل میرے تجربہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں زور کے ساتھ ان کے لئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر آپ کی مشق درست ہو گی۔ تو کبھی خطا نہ کرینگے۔ البتہ آپ روزانہ یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کی مشق سوا ہوتی جائے۔ اور روزانہ پریکٹس بڑھائیے۔ امید ہے۔ کہ آپ کو اس وقت خود بخود بغیر میرے یقین دلائے۔ میری بات کا یقین تجربہ سے ہو جائیگا۔ اور آپ خود بخود مجھکو تلاش کرتے چلے آئینگے۔

گم شدہ چیز یا شخص کا پتہ لگانا

مثلاً چوری کی چیز کا پتہ لگانا۔ کسی گمشدہ آدمی کا پتہ لگانا۔ یا مفرور قاتل کا پتہ لگانا وغیرہ وغیرہ دریافت کرنے کا طریقہ۔ معمول پر خواب مقناطیسی طاری کر کے اس سے دریافت کرے۔ کہ آیا فلاں شخص جو مفرور ہے۔ کہاں ہے۔ کیونکر دستیاب ہو گا۔ یا فلاں چیز چوری گئی ہے۔ کیونکر ملیگی۔ یا فلاں چیز کا چور کہاں ہے۔ قاتل کہاں ہے۔ گرفتار ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب معمول خواب میں خوب اچھی طرح مخمور ہو جاوے۔ اسوقت معمول کو لازم ہے۔ کہ اپنے مطلب کا سوال کرے۔ خواب طاری کرنے کا طریقہ وہی ہے جو ہم اوپر بیان کرآئے ہیں۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں ہے۔ وہی مذکورہ بالا طریقہ ہے صرف خواب طاری کرتے وقت وہی خیال کرنا چاہئیے۔ جس کے لئے خواب طاری کرنے لگے ہو۔ مثلاً چوری کا ہی خیال کرو۔ معمول کو اس رازسے آگاہ مت کرو۔ کہ تم اس سے کیا بات دریافت کرو گے۔ صرف اتنا بتا دو۔ کہ ایک عمل بیہوش کر کے کرتے ہیں۔

راز کی باتیں دریافت کرونگا۔ اور تم بہت جلدی مسمریزم کے اثر سے بیہوش ہو جاؤ گے۔ اگر نیند آئے۔ تو تم بھی سونے کی کوشش کرنا۔ اور سو جانا۔ بلکہ سوائے سونے کے اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دینا جسوقت میں عمل شروع کروں۔ تم یہی خیال کرنا۔ کہ اب عنقریب تم بیہوش ہو جاؤ گے۔ اور تمہیں اپنے تن بدن کی ہوش باقی نہ رہیگی۔ اور دور دراز ملکوں کا حال میں تم سے دریافت کرونگا۔ جو تم مجھے بتاؤ گے۔ مگر تمہیں ہمکی متعلق طریقہ ہوگی۔ ایک یہ کہ معمول سے ایک ہی وقت میں کئی کئی سوال مت کرو۔ صرف ایک معمول سے ایک ہی سوال کرو۔ جو سوال کرو گے۔ معمول جواب ٹھیک دیگا۔ ایک یہ بھی خیال رکھو۔ کہ جس چیز سے یا سوال سے معمول نفرت ظاہر کرے۔ دوبارہ وہ سوال مت کرو۔ اگر معمول بیدار ہونے کی درخواست کرے۔ تو فوراً اسکو تلقین دلاکر بیدار کردو۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو معمول تمہارے حسب منشا اور صحیح جواب دیگا۔ اگر اس کے خلاف کیا۔ تو جواب تو دیگا۔ مگر وہ غلط ہونگے۔ جو بیکار ہیں۔

تمہارے دل کا حال بتا دینا

علم قیافہ کی مشق کرو۔ یعنی کسی شخص کو کہو۔ کہ اپنے دل میں کسی پھول کا نام مقرر کرے پھر تم اپنی قوت مقناطیسی کی طاقت سے بطور مراقبہ اس کو بتا دو گے کہ تو نے کونسا پھول لیا تھا۔ بس اسی طرح مشق کو بڑھاؤ۔ اگر تم نہ بتا سکو۔ تو گھبراؤ نہیں بلکہ مشق کرتے جاؤ۔ چند روز میں تمکو اس بات کی مہارت ہو جائیگی۔ کہ قوت مقناطیسی کی مدد سے دوسرے کے دل کا حال بتا سکو گے۔

دوسرا طریقہ

یعنی کسی محفوظ جگہ بیٹھو۔ اور چار شخصوں کو کہو۔ کہ چار باتیں الگ الگ اپنے دل میں درج لو۔ ان باتوں کو ہی مقرر کرو۔ مثلاً (۱) کیا پہلا شخص (۲) کیوں کیوں دوسرا (۳) کیسے تیسرا (۴) کسے چوتھا۔ تمہارے بتائے بغیر چاروں شخص ایک ایک بات اپنے دل میں مقرر کریں۔ بعد میں تم اپنے قیافہ سے زور دیکر بتاؤ۔ چار میں دو ضرور صحیح ہونگی۔ الغرض مشق کرنے سے سب باتیں بتا سکو گے۔

آسیب زدہ انسان کا علاج

پیارے ناظرین دراصل آسیب کوئی چیز نہیں۔ یہ صرف لغویات ہے۔ لوگوں نے بالکل فضول بات کو مشہور کر دیا ہے۔ ورنہ آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہے۔ سب مقناطیسی قوت کا اثر ہے۔ جکو مسمریزم کا عامل بذریعہ پاس دور کر کے اتار سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خیالی صورتیں آسیب زدہ کو نظر آتی ہیں۔ اسلئے مسمریزم کے عامل سے رجوع کرنا چاہیئے۔ میرے خیال میں آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ہے تو بتاؤ۔ آجتک کسی نے بھوت یا آسیب آنکھ سے کبھی دیکھا یا پری کسی کو نظر آئی۔ اس کا جواب یہی ملیگا۔ کہ بزرگوں سے سنا یا پرانے قصص میں پڑھا۔ پیارے دوستو یہ سب بناوٹ ہے۔ جو شخص آسیب زدہ ہو۔ اس کے منہ پر مرچوں کا توسرخ اور پسی ہوئی ہوں۔ تو بڑہ چڑھا دو۔ دیکھو آسیب کیسے رہ سکتا ہے۔ اگر آسیب ہے۔ تو وہ مرچ کے باپ کی بھی پرواہ نہ کر کے قائم رہیگا۔ اور اگر بناوٹ ہے۔ تو مرچ کا نام سن کر جان نکل جائیگی۔ اور تندرست ہو جائیگی۔

یہ بناوٹ اکثر عورتیں زیادہ کرتی ہیں۔ جس سے اپنے خاوند یا لواحقین کو دکھ دینا اور ستانا منظور ہوتا ہے۔ آپ کبھی اس دھوکہ میں نہ آئیں۔ بلکہ فوراً علاج مذکورہ سے اس آسیب کو بھگا کر اپنے عزیز کو اس دکھ سے چھڑائیں۔

محبوب کو اپنے پر فریفتہ کرنا یا مرضی کے موافق کام کرنا

جب طبیعت مطمئن ہو۔ اور قلب یکسو ہو۔ تو خیال کرے۔ کہ مطلوب حاضر ہے۔ اور اس کی تصویر کو آنکھیں بند کر کے خوب پختہ کرے۔ اور اس سلسلہ کو عرصہ تک خیال میں رکھے۔ جب بالتصور پختہ ہو جائے۔ تو اسے کبھی کھڑے ہونے اور کبھی بیٹھنے کا حکم کرے۔ جب حسب منشاء کام ہونے لگے۔ تب زور سے خواہش کرے۔ کہ مطلوب خیالی ہو۔ حاضر ہو جائے۔ یا اگر حاضر ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ پھر تجربہ کرے۔ کہ اس میں کیا بات ہوا ہے۔ تو پھر کوشش کرے۔ پھر کوشش کرے۔ آخر ضرور کامیابی ہوگی۔ تجربہ کیا ہوا عمل ہے۔

نظری مشق کر لینے کے بعد جب کا یہ عمل بھی ہے۔ کہ جب تمہارا مطلوب کہیں جا رہا ہو
اس کی پشت پر نظر جماؤ۔ اور کوشش کرو۔ کہ وہ ٹھیر جائے۔ یا کھڑا ہو۔ تو بیٹھ جائے
یا چل پڑے۔ جس وقت خیال کرو۔ تو قلب سے خوب زور لگاؤ۔ اور کوشش کر کے
یہ امید کرو۔ کہ ضرور ایسا ہوگا۔
اسی طریقہ سے اُسے اپنے پر فریفتہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ سب خیال سے متعلق
ہے۔ سب خیال اور نظر کا کھیل ہے۔

جادو کا چھلا

نمک کے پانی سے ایک تاگا تر کر کے اس میں ایک ہلکا سا چھلا باندھ کر لٹکا
دو۔ اور ڈورے کو ماچس سے جلا دو چھلا معلق لٹکا رہ جائیگا۔ اور تاگا جل جائیگا
مگر اس کو حرکت مطلق نہ دیں۔ ورنہ خراب ہو جائیگا۔

آندھی میں چراغ روشن رہے

نمک پیس کر موم کے کپڑے پر چھڑک دو۔ اور اسی کپڑے کو موم بتی کے گرد لپیٹ دو۔ اور
موم بتی کو روشن کر دو۔ آندھی سے کبھی نہ بجھیگی۔ سخت آندھی میں جلتی رہیگی

رات کو سورج دکھانا

انڈے کی زردی مٹی کے نئے کوزے میں رکھکر اسمیں اسی قدر ہڑتال کا سفوف ڈال دیں
اور قدرے خون بکری کا بھی اس میں ملا دیں۔ بعد ازاں کسی برتن میں ڈال کر
اس کو دھوپ میں لٹکا دیں۔ اس سے ایک قسم کے کیڑے پیدا ہو جائینگے۔ ان کو ایک دوسرے
برتن میں ڈالدو۔ اور زردی بیضہ مرغ ان کیڑوں کو کھلا دو۔ اخیر میں کھانے کو کچھ
نہ دو۔ تب وہ بھوکے ہونگے۔ اور کھانے کو کچھ نہ پائینگے۔ تو ایک دوسرے کو کھانے
جائینگے۔ آخر کھاتے کھاتے ان میں ایک رہ جائیگا۔ اسکو تم پار کر دھوپ میں خشک کر لو
جب خشک ہو جائے۔ تو اس کو پیس کر ایک بڑے سفید پیالہ پر لیپ لو۔ اور اس پیالہ کو
اندھیرے میں ایک طاق میں رکھ دو۔ اور اس پر ایک سیاہ پردہ ڈال دو۔ دو تین لوگ

اس مکان میں مدار کی کلی کی دھونی دو۔ جس سے وہ مکان کسی قدر سیاہ ہو جائیگا بلکہ ازاں جب تماشہ دکھانا مقصود ہو۔ تو طاق سے پردہ ہٹا دو۔ وہ پیالہ سورج معلوم ہوگا۔ مگر وقت رات کا ہو۔ روشنی مطلق نہ ہو۔ تو بہت اچھا معلوم ہوگا۔

دیہاتیں فرشتے

بھیڑ کی آنکھیں شیشے کے برتن میں سات روز تک تشویہ کرکے اور روغن زیتون میں ملا کر اس روئی کی بتی روشن کرو۔ مکان میں جسقدر آدمی ہیں۔ سب فرشتے معلوم ہونگے۔

ایک عجیب و غریب اسم

ایک رسی جو سوت کی بنی ہو۔ اور کنواری لڑکی نے اس کو کاتا ہو۔ ایک لاکھ دفعہ اسم یا اسرافیل۔ میکائیل۔ عزرائیل پڑھو۔ اور گرہ لگاتے جاؤ۔ سو گرہ لگا کر چھوڑ دو۔ اور ہر اتوار کو اسے خرگوش کی مینگنی کی دھونی دیکر رکھو۔ جب تک کام نہ آئے۔ روزانہ دھونی دیتے رہو۔ مرد اور عورت کی منی لگائیگا۔ دونوں سر پلیدی کے گانٹھ دو۔ جس جگہ تمہاری دشمنی ہو۔ اور وہ طوائف محفل میں ناچ رہی ہو۔ تم اس رسی کو ہاتھ سے کاٹ دو۔ طوائف کا کمربند فوراً ٹوٹ جائیگا۔ اور وہ برہنہ ہو جائیگی۔

عورت کی پستان غائب کرنا

اکتالیس روز تک یا ابرار یا ابرار کا عمل روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور ٹکٹکی باندھ کر کسی چیز کو دیکھتا رہے۔ اور آخر میں ہاتھ کی ہتھیلی اسکو دکھا کر مٹھی بند کرکے اکتالیس روز میں تب خوب مشق کرلے۔ تو پھر کسی عورت کے پاس جا کر اسے اپنی ہتھیلی دکھانے سے پہلے بیس مرتبہ اسم یا ابرار دل میں پڑھکر اس کو ہتھیلی دکھا کر مٹھی بند کرلے مگر نظر اس کی پستان کی طرف جائے رہے۔ اور دل میں یہ خیال رکھے۔ کہ میں تیری پستان اپنی مٹھی میں بند کرنے لگا ہوں۔ جسوقت اسے دکھا مٹھی بند کریگا۔ اس کی پستان ایک کھینچیگا۔ ایک دو کھینچیگا۔ دونوں ایک ہاتھ سے ایک دونوں سے دونوں غائب ہو جائیگی اور جب تک مٹھی نہ کھولیگا۔ وہ پستان عورت کے ظاہر نہ ہونگے سینہ بالکل صاف ہو جائیگا

جیسے مرد کا آزمودہ عمل ہے۔ اسی طرح مرد کا خصیہ بھی غائب کر سکتا ہے۔ اسی طریقہ سے عمل یہی ہے۔ صرف خیال کا فرق ہے۔ اور مؤنث اور مذکر کا یہ اسم میں پڑھنا پڑیگا۔

فوراً درخت لگانا

تخم کسوم کے تیل میں تلسی وغیرہ چھوٹے درختوں کے تخم ملا کر مٹی کے برتن میں ملائیں۔ اور ان کو مٹی میں گاڑ دیں۔ اور آٹھ روز کے بعد نکال کر انہیں احتیاط سے رکھ چھوڑیں۔ جب تماشہ دکھانا مقصود ہو۔ تو ان کو نکال کر معمولی تخموں کی مانند مٹی میں دفن کر دیں بہت جلدی سرسبز درخت پیدا ہو جائیگا۔

پھول کا رنگ تبدیل کرنا

نوشادر اور چونہ ملا کر پھول پر مل دیں۔ فوراً اسکی تاثیر سے پھول کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔

دیگر نئی ترکیب

جس پھول کا رنگ بدلنا مقصود ہو۔ اسکو گندھک کی دھونی دو۔ فوراً رنگ اُس پھول کا بدل جائیگا۔ اس کی شگفتگی میں مطلق فرق نہ آئیگا۔

تبدیل شدہ پھول کو اصلی رنگ پر لانا

اسی پھول کو تھوڑی دیر پانی میں ڈال دینے سے اصلی رنگ ہو جائیگا۔

آگ سے ہاتھ نہ جلنا

زندہ مینڈک کی چربی۔ ایلوئیا۔ عرق پیاز۔ تینوں چیزیں ہموزن لیکر اپنے ہاتھ پر مل لو۔ پس اگر تم اپنے ہاتھ پر دہکتا ہوا انگارہ بھی رکھ لو گے۔ تو بھی تمہارا ہاتھ مطلق نہ جلیگا۔ بلکہ معلوم تک نہ ہوگا

آگ پر کپڑا نہ جلے

پھٹکری اور انڈے کی سفیدی میں کپڑے کو تر کر کے خشک کر لو۔ اور نمک کے پانی سے دھو کر خشک کر لو۔ پھر اُسے جس وقت تماشا کرنا ہو۔ بلا خوف اس پر ڈال دو۔ اُسے آگ سے ہرگز نقصان نہ پہنچیگا۔ آگ اس کپڑے کو جلا سکیگی

خفیہ تحریر

نوشادر کے پانی سے خط لکھکر خشک کر لو۔ خشک ہونے کے بعد سفید کاغذ سادہ نظر آئیگا۔ جس وقت پڑھنا مقصود ہو۔ آگ کے سامنے کر دو۔ سب حرف نمودار ہو جائینگے۔ جیسے سیاہی کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ خط لکھنے کا ہے۔ جس سے راز کی بات کوئی غیر شخص معلوم کر کے اس سے فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ تحریر محفوظ ہے۔

خود بخود مینڈک پیدا ہو جائیں

ایک بڑے مینڈک کو مار کر خشک کر لو۔ جب وہ خوب اچھی طرح سوکھ جائے۔ تو اسکو پیس لو۔ اسکی مٹی ہو جائیگی۔ اس مٹی کو حفاظت سے رکھ چھوڑو۔ جس روز بارش ہو۔ اس مٹی کو مکان کے صحن میں رکھدو۔ جب بارش ہوگی۔ اور بارش کی بوندیں اس مٹی پر پڑینگی۔ تو اس مٹی سے ہزاروں کی تعداد میں چھوٹی چھوٹی مینڈکیاں پیدا ہو کر ادھر اُدھر اچھلنے لگیں گی۔ جس سے دیکھنے والے کو سخت تعجب معلوم ہوگا۔ کہ مٹی میں کسطرح جان پڑگئی

آگ کے شعلے منہ سے نکالنا

رال باریک پیس کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لو۔ اور ایک بتی جلا کر روئی کی بتی میں تر کر کے اپنی انگلی میں جسے کو گھائی بھی کہتے ہیں۔ رکھ لو۔ ہتھیلی کو منہ کے مقابل کر کے زور سے پھونک مارو۔ تمہارے منہ کی ہوا سے رال اُڑ کر اس بتی پر پڑیگی۔ جس سے بہت بڑے بڑے آگ کے شعلے اُٹھینگے۔ دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہوگا کہ تم نے اپنے منہ سے آگ کے شعلے نکالے ہیں۔ خوب زور زور سے پھونک مارو۔ اگر شعلہ کسی کو لگ بھی جائے۔ تو صدمہ نہ پہنچیگا۔ لوگ بے خوف رہنا چاہئیے۔

بیماریوں کا علاج

اور تشخیص کے بارے میں چند ہدایتیں اس جگہ درج کرتا ہوں۔ عامل کو لازم ہے۔ کہ جب جب تمہارے پاس کوئی مریض واسطے علاج کے آئے۔ تو اسے دوسرے روز بلاؤ۔ اور خود اس کے دوست احبابوں سے مگر اسکے مرض کی بابت معلوم ہم پہنچاؤ۔ دوسرے روز جب مریض آئے۔ تو اس کو سمجھا کر وہ تمام حالات بتاؤ۔ جو تم نے اس کے احبابوں سے سنے ہیں۔ اس سے مریض کو تمہارا اعتقاد بڑھیگا۔ اور وہ تم کو غیب دان خیال کریگا جس کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو تم علاج کرو گے۔ اس پر وہ یقین کریگا۔ اسلئے اسکو بہت جلدی صحت حاصل ہوگی۔ اور تمہیں بھی زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

دردسر کا علاج مقناطیسی

مریض کو آرام کرسی پر بٹھا کر عامل پس پشت۔ ایستادہ ہو کر اسکے سر کو اپنے جسم کا سہارا دے۔ اور دونوں ہاتھوں کو اسکی پیشانی کے وسطی حصہ پر بالمقابل رکھکر انگوٹھوں کو سیدھا کھڑا کرے اندر تواتر دس منٹ تک ہاتھ کو آہستہ آہستہ مریض کے سر کے پیچھے کی جانب اپنی طرف کو کانوں کے اس طرف تک لاکر ٹلوئیہ کرلیوے کچھ عرصہ تک بہ سر کا درد کریں۔ بعد ازاں دونوں ہاتھوں سے پیشانی اور سر کے اطراف پر کسی قدر دباؤ ڈالیں۔ پھر مریض سے سات سانس ایسے لیکر آہستہ آہستہ خارج کرنے کا حکم کریں۔ پھر اس کے سامنے کھڑے ہو کر تین چار مرتبہ ہاتھ کو جھٹک دیں۔ اور فضبناک نظروں سے مریض کو گھوریں۔ اور یقین کے ساتھ میں اس کو کہیں۔ کہ اب تو تمکو آرام ہو گیا۔ یا کچھ حصہ درد کا باقی رہ گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ مریض نہایت حسب منشا جواب دیگا۔ اگر کہے۔ کہ ابھی کچھ حصہ باقی ہے۔ تو پھر اسی طریقہ سے عمل کر کے دریافت کرو۔ کہ اب تو نہیں ہے۔ غرضیکہ جس مرتبہ وہ کہہ دے۔ کہ ہاں اب آرام ہے۔

چہرہ کا درد

مریض کو سیدھا بٹھا کر اس کی آنکھیں جھکنا بند کر دیں۔ اور ایسے کہہ دیں۔ کہ وہ اپنے دل میں اس بات کا یقین رکھے۔ کہ اسے ضرور تمہارے علاج سے فائدہ ہوگا۔ اگر تم خود اسے یقین دلاؤ۔ کہ تم کو ضروری اور لازمی طور پر آرام ہو جائیگا۔ تو کہ وہ اسی خیال میں لگا رہے۔ اور کسی طرف اس کا خیال نہ ہونے پائے۔ تو عامل اپنی عضو بیمار کو دیکھا کرے۔ اور اپنے قلب کو کسی چیز کے ساتھ خیال اپنے دل میں نہ آنے دے۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مریض کو

آرام ہو جائیگا - دونوں ہاتھوں سے اس طرح کرے - کہ سر کے بالائی حصہ سے رخسار کی ہڈی کی طرف ہو کر ٹھوڑی تک اپنا ہاتھ لے جائے - اور اس مقام سے ہٹا دیں - اور مریض کی درد کی طرف کان میں گرم سانس اپنے دہن سے داخل کریں - معمولی طور سے دس منٹ تک لرزاں و لرزاتے ہوئے ہاتھوں سے کریں - اور مریض سے کہیں - کہ چھ بار لمبے اور گہرے سانس لے - اور جلدی جلدی اسکو خارج کر دیوے - یہ سب کام دس منٹ میں تکمیل کو پہنچ جائے - اس کے بعد حکومت کے لہجہ میں دریافت کرو - کہ اب تو تمہیں آرام ہے - امید ہے - کہ مریض جواب میں ہاں کہیگا -

دانت کا درد

مریض کو آرام کرسی پر چت لٹا کر جس سے مریض بے آرام نہ ہو - پھر دس منٹ تک برابر درد پر دونوں ہاتھوں سے معمولی طریقہ پر اور ساتھ ہی منٹ تک لرزتے ہوئے ہاتھ پا سے دور کریں - اور ہر مرتبہ ہاتھ کو جھٹک دیں - جس سے درد نکل رہے ہیں - ایک تو مریض کا درد تم پر اثر نہ کریگا - دوسرے مریض کو یہ یقین کامل ہو جائیگا - کہ اسکا مرض دور ہو رہا ہے - پھر عامل کو لازم ہے - کہ مریض سے کہے - کہ اب تم تین چار ٹھنڈے سانس لو - اور اندر کی کثیف ہوا خارج کرو - اور جس دانت میں درد ہو - اس کو اپنی انگلی سے ٹھونکیں - اس عمل سے مریض پر بہت برا اثر پڑیگا - اس کے بعد نہایت زور و قوت [illegible] محبت کے طور پر دریافت کرو - کہ کیوں اب تو تمہارے دانت کا درد جاتا رہا - جس کے جواب میں مریض ضروری بات ہے - کہ ہاں کہیگا -

کان کی بیماری کا علاج

عامل کو لازم ہے کہ مریض کو اپنے سامنے [illegible] مریض کو بٹھا دے - خواہ کرسی پر خواہ پلنگ پر یا فرش پر اور اپنی چھنگلی انگلی مریض کے کان میں داخل کرے [illegible] مرتبہ [illegible] - اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ میں لرزہ پیدا کر دو [illegible] سات تکبیریں نکالے - اور کان میں پھیر [illegible]

آنکھ کی بیماریوں کا علاج

عامل کو لازم ہے۔ کہ مریض کو لٹا کر سامنے سے دور شروع کرے۔ تمام چہرہ پر ہاتھ پھراتا ہوا آنکھوں تک لائے۔ اور آنکھوں سے ہٹا کر پھر ہاتھ اور سر تک لے جائے اور پھر ناک سے ہوتا ہوا لے جا کر رخسار سے علیحدہ الگ کر کے جھٹک دلوے۔ اس طرح ۵ منٹ تک کرے۔ اور بقیہ ۵ منٹ لرزاں ہاتھ سے کام کرے۔ اس کے بعد آنکھوں پر تین بار انگلی سے اشارہ کرے۔ پھر زمین پر سات لکیریں نکال کر مریض کو کہے۔ کہ ان لکیروں کی طرف غور سے دیکھو۔ اور خود اسم یا ادیب بہ آواز بلند پڑھے۔ اس کے بعد حکومت کے لہجہ میں مریض سے دریافت کیفیت درد کی کرے۔ اگر مریض بتائے۔ کہ ابھی کچھ باقی ہے۔ تو دوبارہ عمل شروع کرے۔ اس مرتبہ مریض ضرور کہے گا۔ کہ آرام ہو گیا ہے۔

پیٹ کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آنکھیں گرا کر چت لٹا دیں۔ پھر عامل کو لازم ہے کہ اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو سیدھی طرف مریض کے شکم پر پھرا دے۔ اور آخر میں ناف پر لا کر جھٹک دلوے۔ چھ منٹ تک سیدھا ہاتھ چلائے۔ اور چار منٹ تک لرزاں کل دس منٹ تک عمل کا دور کرے۔ اس کے بعد مریض کو کہے کہ لمبے لمبے دس سانس لے۔ اسکے بعد اس سے کیفیت دریافت کرے۔ ضرور آرام ہو جائیگا۔

دست یا گولہ بدہضمی مروڑ وغیرہ کا علاج

مریض کو اوندھا لٹا کر دس منٹ تک اس کی کمر پر اپنی کلمہ کی انگلی سے یا نافع یا فتح یا نفیع کا اسم لکھے۔ سیدھے ہاتھ سے دو منٹ اور لرزتے ہوئے ہاتھ سے تین منٹ اسم لکھے۔ اور مریض کو یقین دلائے کہ ضرور تجھے آرام ہو جائیگا۔ اس کے بعد اسم ختم کر کے غضبناک لہجہ میں آپ سے دریافت کرے۔ کہ اب تو تمہارے مرض کو آرام ہے۔ جسکے جواب میں راضی ہو کر مریض لفظ ہاں کا استعمال کریگا۔

(28)

قلبی امراض کا علاج

سینہ کے اوپر اپنے ہاتھوں کو عامل اس طرح رکھے۔ کہ دونوں انگوٹھوں کی پشت باہم ملی رہے۔ پھر ہاتھ سے نصف دائرہ کی صورت میں اسطرح دور شروع کرے۔ کہ دونوں انگوٹھوں کے درمیان میں جگہ رہ جائے۔ حتیٰ کہ دونوں رفتہ رفتہ ایکدوسرے کی سیدھ میں ہو جائیں۔ پھر دس منٹ تک معمولی دور ختم کرکے دس منٹ تک لرزاں ہاتھ سے عمل کا دور کریں۔ پانچ مرتبہ سینہ پر دم کریں۔ اور سات مرتبہ مریض سے سانس کھینچوا کر خارج کرائیں۔ پھر دریافت کریں۔ انشاء اللہ مریض کہیگا۔ کہ بالکل آرام ہے

امراض جگر

عامل کو لازم ہے۔ کہ مریض کو کروٹ سے لٹا کر آپ اس کی داہنی طرف بیٹھ جائے۔ اور سیدھے ہاتھ سے جگر کو سہلانا شروع کرے۔ اور زبان سے اسم یا قادر کا ورد برابر کرتا رہے۔ دونوں انگوٹھوں کو کل کی انگلیوں سے اور ناخنوں کو انگوٹھوں سے اور کلمہ کی انگلی کے ناخن کو لپیٹ سے ناف کر بائیں حصہ سے پیچھے چوتڑوں تک دور کریں دس مرتبہ اسم جگر پر دم کریں۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرے۔ کہ اب کیا حالت ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ ابھی کچھ حصہ درد کا باقی ہے۔ تو پھر دوبارہ دور شروع کرے جب مریض کہے۔ کہ ہاں اب درد نہیں ہے۔ اس وقت تک عمل تمام کرے۔

حلق کے متعلق بیماریاں

حلق کی تمام بیماریوں میں سوزش کا ہونا یقینی اور لازمی ہے۔ اور خناق دمہ گلگٹی۔ ذات الجنب۔ خناق دغیرہ وغیرہ۔ سب کا علاج یہ ہے۔ کہ مریض کو اپنے مقابل بٹھا کر خود اس کے منہ کے قریب بیٹھ جائے۔ مریض کی آنکھیں بند کرا دے۔ اور دونوں ہاتھوں سے گلے کے قریب سینے تک۔ اور سینے سے پاؤں کے ناخنوں تک معمولی دور کریں اور دور کرتے وقت اپنے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو داہنی طرف لا کر الگ الگ کریں ۱۵ منٹ اس طرح کرکے پھر بائیں طرف سے گرم گرم سانس کو پھونکیں اگر حلق سے اوپر تکلیف ہو

تو سات بار پھونکیں۔ لبعدازاں دو منٹ تک لرزاں دور کر کے مریض سے کہیں۔ کہ گیارہ سانس لمبے لمبے لے کر آہستہ آہستہ ان کو خارج کرے۔ اس کے بعد کہ کمانہ لبعد میں حال دریافت کرو۔ جواب انشاءاللہ حسب منشا ملیگا۔

خون کی کمی کا علاج

اگر مریض کے جسم میں خون کی کمی ہو۔ تو تمام جسم پر دس منٹ تک دور کریں۔ اور معدے پر پانچ گرم گرم سانس پھونکیں۔ لبعدازاں دو منٹ تک لرزاں دور کریں۔ مریض کو حکم کریں۔ کہ کمیں لمبے سانس لیکر جلدی جلدی ان کو خارج کر دیوے۔ پھر اسکے لبعد دریافت کرو۔ کہ اب کیا حال ہے

بخار کا علاج

دس منٹ تک مریض کے جسم پر دور کریں۔ پھر دو منٹ تک لرزاں۔ پھر دو منٹ تک تمام جسم پر ٹھنڈا سانس پھونک دیں۔ اس کے لبعد مریض سے کہیں۔ کہ سات مرتبہ آنکھیں کھول کر بند کرے۔ اور ہر مرتبہ یا محمد کہتا جائے۔ اس کے لبعد مریض سے دریافت کرو۔ اور دیکھو۔ بخار فوراً دور ہوگا۔

زکام کا علاج

۵ منٹ تک ناک پر کلمہ کی انگلی سے پاس کریں۔ اس کے لبعد عامل مریض سے کہے۔ کہ اپنی آنکھیں بند کر جسوقت مریض اپنی آنکھیں بند کر لیوے۔ اسوقت عامل مریض کی ناک کے دونوں نتھنوں کو بند کر دے۔ ایک منٹ تک مریض سانس روکے رہے۔ اس کے لبعد زور سے خارج کر دیوے۔ زکام دور ہو جائیگا۔

لو اسیر بادی کا علاج

مریض کو کروٹ سے لٹا کر دس منٹ تک دونوں ہاتھوں سے ریڑھ کی ہڈی کے اوپر دور کریں۔ اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کی طرف لائیں۔ اور جسم کے نچلے حصہ پر دونوں ہاتھوں کو ملا دیں۔ دس منٹ تک ..... اور دس منٹ تک

لرزاں دور کریں ۔ مریض سے دوسرے روز معلوم کریں ۔ انشاءاللہ ذرا برابر بھی درد اور تکلیف باقی نہ ہوگی۔

خونی بواسیر کا علاج

دونوں چوتڑوں کے درمیان کی ہڈی کو سات مرتبہ پاس کریں ۔ مریض کو اوندھا لٹا دیں ۔ اوپر سے دور کرتے ہوئے چوتڑوں کے نیچے کے حصہ تک لائیں ۔ اور نیچے لاکر دونوں ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ جھٹک دیں ۔ ورنہ خود عامل کو مرض کے لگ جانے کا احتمال ہے اس کے بعد معمول مریض سے کنپٹی سے سات ڈنڈ نکلوائے ۔ پھر تین مرتبہ گرم سانس ریڑھ کی ہڈی پر پھینک دیں ۔ اسی رات کو جس رات کو یہ علاج کیا ہے ۔ ایک چھلا چاندی کی تار کا بنا کر اس پر ایک ہزار مرتبہ یا قادر یا قدیر کا اسم پڑھ کر دم کریں ۔ اور وہ چھلا مریض کو پہنا دیں ۔ اور تاکید کریں ۔ کہ یہ چھلے کو بیچ انگلی سے جدا نہ کرے ۔ انشاءاللہ پھر مرض باقی نہ رہیگا ۔

اعصابی بیماریوں کا علاج

مثلاً لقوہ ۔ سکتہ ۔ سودا ۔ دیوانگی ۔ مرگی خون فساد وغیرہ وغیرہ کا مقناطیسی طریقہ پر علاج اس طرح کرنا چاہیئے ۔ کہ مریض کو چت لٹا کر دس منٹ تک سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخنوں تک پاس کریں ۔ سیدھے ہاتھ سے سات منٹ اور لرزے سے دو منٹ پاس کریں ۔ اس کے بعد پٹ لٹا کر اسی طرح دوسری طرف بھی کریں ۔ ہر مرتبہ پاس کے بعد کرنے پر ایک جھٹکی لگائیں ۔ بعد ازاں دل دماغ کی جڑ اور جگر پر گرم سانس پھونکیں ۔ اور مریض سے الٹا سانس کھینچوائیں ۔ اور سات بار خود دم کریں ۔ انشاءاللہ صحت کلی حاصل ہوگی ۔ اور کوئی شکایت باقی نہ رہے گی ۔

اعضائے تناسل کی بیماریاں

عامل کو لازم ہے ۔ کہ مریض کو چت لٹا کر اپنے ہاتھوں سے دس منٹ تک اسی طرح دور کرے ۔ کہ دو کندھوں کی ہڈی کے نچلے حصہ سے گزر جائے ۔ اور دونوں سرین تک [illegible] ۔ بعد ازاں دو منٹ تک لرزاں دور کرے ۔ گردن پر تین بار گرم سانس پھونکے ۔ پھر [illegible] کر چند منٹ تک عضو تناسل کو پاس کرے ۔ اس کے بعد

لمبے لمبے آٹھ سانس لینے کی مریض کو ہدایت کرے۔ ان شاء اللہ ہر ایک مرض عضو تناسل کا دور ہو جائیگا۔

عورتوں کے مخصوص علاج

مریضہ کو چٹ لٹا کر دس منٹ تک سر سے لیکر پیر کے انگوٹھے تک دور کرو۔ سات منٹ معمولی طور پر اور دس منٹ لرزاں ہاتھ سے اس کے بعد دس مرتبہ گرم سانس اس کے سر پر پھونکیں۔ اور چودہ سانس ٹھنڈی مریضہ سے کھنچوائیں۔ مگر رحم کے الٹ جانے اور بہتے ہوئے خون کو بند کرنے کے لئے دوسرا طریقہ ہے۔ یعنی ہاتھ کو مریضہ کے سینے پر سات مرتبہ پاس کریں۔ اور سوئی پر سات مرتبہ مریضہ سے پھونک لگوا کر اس سوئی کو کاغذی لیموں میں چبھو دیں۔ تین روز کے بعد وہ سوئی سیاہ ہو جائیگی۔ اسکو کسی قبرستان یا مسان میں جا کر سرِ شام دفن کرائیں۔ در راستہ میں کسی سے بات نہ کریں۔ یہ علاج الٹے ہوئے رحم اور بہتے خون کو بند کرنے کا ہے۔ باقی مخصوص مرضوں میں مذکورہ بالا ترکیب بہتر ہے۔

خاتمہ کتاب

...اسی طریقہ پر عورتوں کی باقی بیماریوں کے بھی علاج ہیں۔ جو بوجہ طوالت کے یہاں درج نہیں کیئے گئے۔ پوری طوالت کے واسطے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں اختصار مدِ نظر ہے۔ لہٰذا بشرط حیات پھر کبھی واضح طور پر دوسرا حصہ اگر پبلک نے خواہش کی۔ تو ضرور لکھیں گے۔ ورنہ خیر صلاح

تمام شد


مرچو

